SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, March 01, 1993.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحیم

وکاین من نبی قتل معه ربیون کثیر فما وهنوالما اصابهم فی سبیل الله وما ضعفوا وما استکانو والله یحب الصبرینO وما کان قولهم الا ان قالو ربنا اغفرلنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین O فاتهم الله ثواب الدنیا و حسن ثواب الاخرة والله یحب المحسنینO

سورہ العمران (آیات ۱۴۶ تا ۱۴۸)

ترجمہ: اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (خدا کے دشمنوں سے) لڑے ہیں۔ تو جو مصیبتیں ان پر راہ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور خدا استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور (اس حالت میں) ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی تو یہی کہ اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, March 01, 1993.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

وكاين من نبى قتل معه ربيون كثير فما وهنوالما اصابهم فى
سبيل الله وما ضعفوا وما استكانو والله يحب الصبرينO وما
كان قولهم الا ان قالو ربنا اغفرلنا ذنوبنا و اسرافنا فى امرنا و
ثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكفرين O فاتهم الله ثواب
الدنيا و حسن ثواب الاخرة والله يحب المحسنينO

سورہ العمران (آیات ۱۴۶ تا ۱۴۸)

ترجمہ: اور بہت سے نبی ہونے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (خدا کے دشمنوں سے) لڑے ہیں۔ تو جو مصیبتیں ان پر راہ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور خدا استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور (اس حالت میں) ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی تو یہی کہ اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم

اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت کر تو خدا نے ان کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ (دے گا) اور خدا نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ جی رخصت کی درخواستیں ہیں۔ سردار یوسف خان ساسولی صاحب نے علالت کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(درخواست منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب عالم علی لالیکا صاحب، خرابی صحت کی بناء پر ۱۸ تا ۲۷ فروری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، انہوں نے ان تاریخوں کی لئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(درخواست منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ ماسٹر علی حیدر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(درخواست منظور کی گئی)

FURTHER DISCUSSION ON THE ADDRESS OF THE PRESIDENT

جناب چیئرمین۔ جی جناب لاءمنسٹر صاحب۔

چوھدری عبدالغفور ، شکریہ جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں کہ سینٹ کے اس موجودہ اجلاس میں صدر پاکستان کے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب پر سیر حاصل بحث ہوئی اور میں اس بات کے لئے بھی اپنے فاضل ممبران کا نہ صرف مشکور ہوں بلکہ اس بات کو تحسین کی نظروں

سے (دیکھتا ہوں) اور اس کو میں recognize کرنا چاہتا ہوں کہ انتہائی زیرک اور mature قسم کی تقاریر اور کافی پر مغز خیالات کا اظہار کیا گیا۔ نہ صرف صدر پاکستان کے خطاب کے اندر جو چیزیں موجود ہیں ان تمام aspects کو touch کیا گیا بلکہ اس کے علاوہ بھی فاضل ممبران نے مختلف موضوعات پر جو فیڈرل گورنمنٹ کسی طور پر بھی حکومت کا concern تھے' اس پر اظہار خیال بھی کیا۔ مختلف تقاریر میں جو موضوعات زیر بحث آئے جو points discuss کئے گئے جن کا احاطہ کیا گیا' جن پر اظہار رائے کیا گیا' میں نے کوشش کی ہے ان کو مختصراً نوٹ کر لوں۔ اور کوشش کروں گا کہ briefly اس کا جواب بھی دوں۔ بہت لمبی بحث میں پڑنا اس وقت' اس مختصر سے وقت میں ممکن نہیں ہے تاہم میں کوشش کروں گا کہ جو پوائنٹ بھی اٹھایا گیا اس کا مناسب طور پر جواب دے سکوں۔

اس سے قبل کہ میں ان تقاریر پر اپنی رائے کا اظہار کروں' میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صدر پاکستان کی تقاریر کا مسودہ میرے سامنے موجود ہے ۔ اس میں شاید ہی کوئی موضوع یا کوئی aspect حکومت کی کارکردگی کا یا جس کا تنقیدی جائزہ لیا جا سکتا ہو یا انہوں نے پارلیمان کی history میں ممبران پارلیمنٹ کے کردار ' ان کا رول' ان کی کارکردگی اور اس کو مناسب طریقے سے کس طور پر چلایا جا سکتا ہے' اس کا اظہار کیا۔ ملک کے اندرونی اور بیرونی پالیسیوں پر بھی سیر حاصل بحث ہوئی۔ صدر پاکستان نے اس کا مختصراً اس تقریر میں جائزہ لیا۔ ملک کو درپیش مسائل کو ترجیحاتی بنیادوں پر حل کرنے پر بھی اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اس میں جہاں تک ابتدائی طور پر جو بات زیر بحث آئی اس بارے میں یہ موضوع زیر بحث رہا کہ یہ ایک فیڈرل گورنمنٹ نے یا ایک لکھی ہوئی تقریر صدر پاکستان نے یہاں آ کر پڑھ دی۔ ایک تیار شدہ مسودہ ہاؤس کے سامنے رکھ دیا گیا ۔ اس میں بے شک یہ اس کی ایک پرانی لمبی ہسٹری ہے پارلیمانی تاریخ کی۔ ہمارے ملک کی تاریخ کا ایک حصہ بھی ہے اور اب یہ آرٹیکل ۲ (۵۷) کے تحت ایک آئینی فریضہ بھی ہے کہ کوئی بھی پالیمانی سال کی ابتداء اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ صدر پاکستان دونوں ہاؤسز کے مشترکہ اجلاس سے خطاب نہ کریں۔ ہندوستان میں تو اس حد تک کہ عدالتوں نے اس تمام کارروائی کو set aside کر دیا اور غیر قانونی قرار دیا جو ابتدائی سال جو پارلیمانی سال شروع ہوتا ہے اگر اس کو صدر خطاب نہ کریں یا Head of the State خطاب نہ کریں۔

اس کی history کچھ یوں ہے جناب چیئرمین کہ اس Indo Pak کی history میں ۱۹۱۹ء

کے ایکٹ کے تحت ۱۹۲۱ء میں پہلی دفعہ یہ اعجاز اور یہ اعزاز حاصل ہوا گورنر جنرل کو کہ وہ جو Domanion Legislature کو جو Central Legislature ہیں ان کو خطاب کا حق رکھتے ہیں جب وہ چاہیں اس کو خطاب کر سکتے ہیں لیکن ایک mandatory شکل میں یہ ۱۹۴۷ء تک اسی طرح چلتا رہا۔ اور بالآخر جب partition معرض وجود میں آئی پاکستان معرض وجود میں آیا تو یہ حق جو ہیڈ آف دی سٹیٹ کو حاصل رہا یہ ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کے تحت جاری رہا۔ ۵۶ اور ۱۹۶۲ء کے Constitution میں بھی ایک obligatory قسم کی provision موجود رہی۔ mandatory طور پر اس کو نہ اپنایا گیا لیکن یہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں پہلی دفعہ آرٹیکل ۵۶ میں یہ mandatory provision رکھی گئی کہ جب تک صدر پاکستان اس کو خطاب نہ کریں آئندہ پارلیمانی سال شروع نہیں کیا جا سکتا۔ تو اسی کے تحت یہ ایک نہ صرف پارلیمان کی تاریخ میں history کا ایک حصہ ہے بلکہ یہ ایک آئینی فریضہ بھی ہے ۔ اس بات پر اظہار خیال کیا گیا کہ کیا یہ من و عن وہ مسودہ ہے جو حکومت نے ان کو پیش کیا یا ان کی اپنی رائے اور استدلال اور ان کا تجزیہ اس میں شامل ہے۔ ان کا اپنی رائے کا اظہار بطور صدر پاکستان اس میں موجود ہے یا نہیں تو میں اس میں صرف یہ اکتفا کروں گا کہ واقعی parliamentary form of government نے یہ sitting گورنمنٹ کا prerogative ہے کہ وہ اپنی گزشتہ سال کی تمام کارکردگی جو ان کے محکمے میں ہوئی ۔ جو اندرونی اور بیرونی مسائل سے نمٹنے کے لئے انہوں نے اقدامات کئے اور جو ان کے ارادے ہیں اس کارکردگی کا ایک مسودہ صدر پاکستان کو مہیا کرے۔ اس کے بعد اس کیا ترتیب اس میں کس حد تک وہ اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں اس کو کس حد تک صحیح گردانتے ہیں ، کس جگہ improvement کا عندیہ ظاہر کرتے ہیں یہ تمام باتیں اس تقریر سے خود مل جائیں گی۔

اس کا ابتدائی حصہ اور اس کے بعد کا حصہ ان ہی موضوعات پر زیر بحث رہا کہ صدر پاکستان نے بھرپور انداز میں اپنی رائے کا اظہار کیا اور پارلیمان کی کارکردگی پر اپنی رائے کا اظہار کیا اور اس طرح میں یہ عرض کر سکتا ہوں کہ یہ تقریر کا مواد گو فیڈرل گورنمنٹ نے مہیا کیا لیکن اس کا تجزیہ اور اس پر رائے قائم کرنے کا سہرا ان کے سر ہے اور اس کو پیش کرتے وقت انہوں نے اپنی رائے کا اظہار بھی کیا اور اسی طور پر سینٹ کے ممبران کی تقاریر کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہ انتہائی خوش آئند انتہائی مثبت انداز میں بہت تعمیراتی تقاریر ہوئیں اور میں بہت متاثر ہوا کہ اکثریت بلکہ بھرپور طور پر اکثریت نے کھل کر اس پر اپنی رائے کا اظہار کیا۔ حکومتی

پالیسیوں کو تنقید کا نشانہ بنایا اور ان کی کسی حد تک تعریف بھی کی اور یہ جمہوریت کا ایک خاصہ ہے حسن ہے کہ اسی طریقے سے اس پر تنقید کی جائے۔ حکومت اپنا آئندہ لائحہ عمل ان تقاریر کی روشنی میں عوام الناس کا جو اظہار رائے ہے جو یہ نمائندگی کرتے ہیں عوام الناس کی اس کو سامنے رکھ کر تیار کرے اور اپنی غلطیوں کا ازالہ کرے۔ اس میں درستگی کرے۔ آئندہ کے لئے اپنی سمت متعین کرتے وقت ان کو سامنے رکھے۔

میں جناب چیئرمین آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کے تمام نوٹس تمام باتیں جو اس ہاؤس کے اندر کی گئیں یہ نہ صرف میں پرائم منسٹر کے نوٹس میں بلکہ کیبنٹ اور گورنمنٹ کے نوٹس میں اس کو اسی طریقہ پر لاؤں گا بھی اور ان کے نوٹس پر ہر محکمہ کو ہدایت بھی کی گئی کہ اس کے نوٹس تیار کرے اور اپنی اپنی منسٹری کو یہ اس کے لئے اس کے سامنے رکھیں تا کہ اس سے استفادہ کیا جا سکے۔ اس سے اپنی آئندہ کی راہیں جمہوریت کی راہیں متعین کریں کہ حکومت کے متعلق اس کی کارکردگی کے متعلق کس قسم کا اظہار عوامی نمائندگان نے کیا ہے۔

اس طرح اس نکتہ پر میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ مسودہ تقریر کا وہی من و عن مسودہ جو مہیا کیا گیا وہی ہے یا کہ صدر پاکستان کے رائے شامل ہے۔ جناب چیئرمین اکثریت ممبران نے اس ملک میں لاء اینڈ آرڈر کی پوزیشن پر اظہار خیال کیا۔ اس میں دو خاص طور پر موضوع زیر بحث رہے۔ ایک یہ کہ سندھ میں جو کلین اپ آپریشن شروع کیا گیا اس کے نتائج کیا برآمد ہوئے۔ اس میں کس حد تک کامیابی ہوئی۔ کس حد تک اس میں حکومت ناکام رہی اور اس کے علاوہ یہ بھی موضوع زیر بحث رہا کہ جو جرائم خواتین کے متعلق ان کی آبروریزی کے متعلق ان کے حقوق کے متعلق اس معاشرے میں اس ملک کے کونے کونے میں ڈھائے جاتے ہیں یا موجود ہیں اس سے نمٹنے کے لئے وزیر اعظم کے موجود اقدامات جو خود موقع پر داد رسی کے لیئے پہنچتے ہیں۔ مظلوموں کے پاس داد رسی کے لئے کوشش کرتے ہیں اس کو کس حد تک کامیابی ہوئی ؛ کیا اس سے جرائم میں کمی ہوئی ؛ کیا اس سے ان کی conviction میں اضافہ ہوا؟ کیا اس سے ان کو فائدہ ہوا؟

اسی طریقے سے یہ اور بھی بہت سی باتیں زیر بحث آئیں ۔ جناب چیئرمین میں صرف یہ کہنے پر اکتفا کروں گا کہ ہماری یادداشت پوری طرح ٹھیک ہے انشاء اللہ سب دوست اس بات سے آگاہ ہیں کہ موجودہ حکومت نے جب حکومت سنبھالی ملک میں امن و امان کی کیا پوزیشن تھی ؟ میں تو کہوں گا کہ اس سے سابقہ دور میں بھی اس سے پہلے دور میں بھی حتٰی کہ مارشل لاء کے دور

میں بھی جو سندھ کی حالت تھی وہ آپ کے سامنے ہے موجودہ حکومت کو ورثے میں جو حالت ملی اس میں تو یہ بھی ممکن نہیں تھا بلکہ سندھ کے کسی نہ کسی کونے میں کراچی کے کسی نہ کسی حصے میں کبھی کوئی لمحہ ایسا نہیں آتا تھا۔ کسی دن کا حصہ یا مہینہ یا سال کا حصہ ایسا نہیں تھا جب اس میں کرفیو نافذ نہ ہو جہاں گولیاں نہ چل رہی ہوں درجنوں لاشیں نہ اٹھ رہی ہوں یا کاروبار زندگی معطل نہ ہو اور لوگوں کے لئے اپنے بچوں کے ساتھ سڑکوں پر تفریح کے لئے نکلنا ممکن ہو۔

یہ تمام باتیں ایسی تھیں ایک وقت ڈر لگنے لگا تھا کہ پاکستان کا یہ حشر ہے ۔ کراچی اور سندھ کا یہ حصہ یہاں کس طور پر ادارے کامیاب ہوئے ہیں اور شاہرائیں اور سفر جو ہے ہوائی سفر کے علاوہ باقی کوئی اور سفر نہیں رہ گیا تھا جس کو محفوظ سمجھا جاتا بلکہ یہ بھی خدشہ سامنے آ رہا تھا کہ خدانخواستہ ہوائی سفر کے دوران بھی اگر حملہ کیا گیا تو پھر آنے جانے کا اور کیا طریقہ رہ جائے گا۔ یہ وہ حالات تھے جن کے دوران موجودہ حکومت نے اقتدار سنبھالا اور اس کارکردگی کو سمجھتے ہوئے میں آپ کو یہ واضح طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پرائم منسٹر اس میں اتنے زیادہ متعلق تھے کہ انہوں نے پرائم منسٹر کا چارج لینے کے بعد سب سے پہلے جس چیز پر سب سے زیادہ توجہ دی وہ امن و امان کا مسئلہ تھا۔ کہا یہ گیا ہم اس سے بھی پہلو تہی کر سکتے تھے اور اسی طور پر وہ پہلو تہی کر سکتے ہیں کہ امن و امان کا مسئلہ صوبائی مسئلہ ہے ۔ اسمبلی میں جب بھی کوئی سوال اٹھایا گیا تو کہا جا سکتا تھا کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے ۔ صوبائی گورنمنٹ جانے لیکن اس سے یہ کہ کر پہلو تہی نہیں کی گئی بلکہ اس کو face کرنے کے لئے اقدامات کئے گئے اس کا جائزہ لیا گیا۔ خود انہوں نے اپنی سرکردگی میں اپنی chairmanship میں بے شمار اجلاس کئے۔ آخر کار یہ طے ہوا کہ now and never کی بات ہے اگر اسی طرح اس کو ڈھیل دیتے رہیں گے تو ایک وقت آئے گا کہ ملک کا کونہ کونہ غیر محفوظ ہو جائے گا۔ لوگ عدم تحفظ کا شکار ہو جائیں گے بلکہ لوگ غیر لوگ تو کیا اپنے لوگوں کے رہنے کے قابل نہیں رہے گا تو یہ ایک جرائت مندانہ اقدام کیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ اپنے ہی ساتھیوں کو۔ یہ کتنا بڑا جناب چیئرمین اقدام تھا کہ اپنے ہی ساتھیوں کو جو ان کے ساتھ بنچوں پر بیٹھتے تھے یہ جرأت کی گئی کہ اس میں چاہے اپنی گورنمنٹ کا کوئی کتنا ہی بااثر آدمی کیوں نہ ہو اپنی پارٹی کا یا کسی پارٹی کا ہر پارٹی بازی سے بالاتر رہ کر یہ ایکشن کیا جاوے اور کسی بھی طور پر -----

Syed Iqbal Haider: Question?

چوھدری عبدالغفور: آپ سوال کریں میرا خیال ہے کہ آپ کو حق حاصل ہے ۔میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بات کا اعمار بھی کیا گیا اور ٹوٹل سندھ کلین اپ آپریشن صوبائی حکومت کی استدعا پر فیڈرل گورنمنٹ نے اپنی ایجنسیز کے ذریعے اور آرمڈ فورسز کے ذریعے وہاں نافذ کیا۔ آج تک ریکارڈ شاہد ہے کہ ایک بھی آواز کسی بھی کونے سے حتیٰ کہ پی ڈی اے اور اس کے چیئرمین کی طرف سے ایک بھی آواز اس کی partiality کے متعلق نہیں اٹھی ۔ یہ نہیں کہا گیا کہ فوج اس آپریشن کے دوران ان law enforcing agencies نے سیاسی بنیادوں پر یا کسی طور پر بھی اس کو سامنے رکھ کر گزشتہ حکومت کی طرح جب اس میں اختلاف پیدا ہوا کہ فیڈرل گورنمنٹ مصر ہے اس پر کہ ان کو لسٹیں مہیا کی جائیں۔ جس کو وہ چاہتے ہیں اس کے خلاف آپریشن کیا جائے۔ اس بات پر اختلاف ہوا تو موجودہ پرائم منسٹر نے اس بات کا عہد کیا کہ ہم نے امن و امان کے مسئلے کو درست کرنا ہے۔ اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ پارٹی سے بالا تر ہو کر کسی بھی اثر سے بالا تر ہو کر اس آپریشن کو چلانا ہو گا اور ہمیں حالات ٹھیک کرنے ہوں گے اور آج میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں ۔ پریس اس کی گواہ ہے کہ آج جو حالات ہیں وہ کس قدر improve ہوئے اور انشاء اللہ آج کاروبار زندگی کس طرح چل رہا ہے۔ لوگ کس طرح اپنے آپ کو محفوظ تصور کر رہے ہیں۔ سڑکیں ریلیں ہر چیز محفوظ ہے۔ لیکن وہ جو routine کے جرائم ہمیشہ سے ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے ان سے نمٹنے کے لئے ہمارے یہ جو ادارے ہیں وہ کام کرتے رہیں گے لیکن جو حالات ہم نے ورثے میں پائے تھے۔ آج ان کا انشاء اللہ وہاں شائبہ تک نہیں ہے اور بہت بہتری کی طرف حالات جا رہے ہیں۔ ابھی تک میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ ideal situation achieve کر پائے ہیں لیکن انشاء اللہ ایک وقت آئے گا جب یہ تمام چیزیں حاصل کر لی جائیں گی اور لوگوں کے لئے یہ ایک انتہائی امن کی جگہ ہو گی رہنے کے لئے اور لوگ اپنے آپ کو محفوظ سمجھیں گے۔

جہاں تک اس بات کا اعادہ کیا گیا اس بات کو بعض ممبران نے عجیب انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی کبھی اس کو بی بی سی کی رپورٹنگ کے مطابق انٹرویو کے لئے بالمقابل آنے کی کوشش کی گئی کبھی ہاریوں کو زمین تقسیم کرنے کے مسئلے کو اس سے کمتر درجہ دینے کی کوشش کی گئی کبھی ان کی دن رات کی محنت کو اور جو وہ اس بارے میں کر رہے ہیں۔ اتنی محنت اتنے دورے اور مظلوم لوگوں کے لئے غریب لوگوں کے لئے ان کی داد رسی کے لئے ان کی

حق رسی کے لئے اور ان کی دلجوئی کے لئے میں نہیں سمجھتا کہ آج تک کسی وزیر اعظم نے تاریخ میں یا کسی بھی ملک کے وزیر اعظم نے اتنی زیادہ ہمت جرأت اور جوانمردی کے ساتھ اتنی تندہی کے ساتھ اور اس قدر pains لے کر اپنے ملک کے حالات کو درست کرنے کے لئے ایک ایک جگہ ان دشوارگزار راستوں کو عبور کر کے ان مشکل ترین جگہوں پر جہاں کسی حکومت کا ادنیٰ سے ادنیٰ اور کم سے کم تر بھی نہیں پہنچا ہو گا۔ وہاں وہ خود پہنچے اور کوشش کی اور کہا یہ گیا ' کیا اس سے کوئی فرق ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ محسوس کرنے والی بات ہے یہ دیکھنے والی بات ہے کہ لوگوں کو اعتماد حاصل ہوا ۔ لوگوں کو جرأت ہوئی کہ کسی ظلم کے خلاف آواز اٹھائی جا سکتی ہے۔ کسی بھی وڈیرے کے خلاف کسی بھی ایسے شخص کے خلاف جس کے خلاف آج تک کوئی زبان کھولنے کے قابل نہ تھا ۔ ان کے سامنے کھڑا ہونے کے قابل نہ تھا۔ ان کو ان کے در پر انہی کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا اور یہاں تک کہ پاکستان بنانے کا مقصد ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اب ہم نے انہی حالات سے دوچار رہنا ہے۔ ہم نے در بدر اسی طرح ٹھوکریں کھائی ہیں پاکستان میں بھی ہم نے عدم تحفظ کا شکار رہنا ہے ہم پر کوئی ہاتھ رکھنے والا نہیں ہے پاکستان بنانے کا غریب لوگوں کے لئے مطلب کیا تھا اس نے تو ان کو تحفظ دیا۔ یہ احساس پیدا کیا کہ آپ کا وزیر اعظم آپ کے پاس موجود ہے۔ آپ کی فیڈرل گورنمنٹ موجود ہے جہاں آپ مجھے پکاریں گے میں وہاں پہنچوں گا اور یہی وجہ ہے کہ آج جن جرائم کا کبھی نوٹس بھی نہیں لیا جاتا تھا ۔ مسٹر چیئرمین! کہا یہ جاتا ہے یہ اخباریں تو روز بھری ہوتی ہیں یہ جرأت اس لئے پیدا ہوئی اخباروں میں رپورٹنگ کی لوگوں کو جرأت اس لئے ہوئی کہ یہ وزیر اعظم وہاں پہنچ سکتے ہیں اس کا ایکشن لے سکتے ہیں اس کا سدباب کر سکتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آج ہر مظلوم ہر چھوٹا موٹا جرم آشکار ہر کر سامنے آنے لگا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ شاید پہلے جرائم موجود نہیں تھے بلکہ اس کو یہ کہوں گا کہ یہ وہ حوصلہ یہ جرأت اور یہ تحفظ جو لوگوں کو حاصل ہوا ہے اس کی نشاندھی کرتا ہے کہ ہم ایک بہتر سمت کی طرف سفر کر رہے ہیں اور حالات بہتر ہو رہے ہیں۔

میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات بھی کی گئی کہ جناب یہ بات بھی ہو سکتی تھی کہ وہاں سندھ آپریشن کے دوران ہم وہاں کے لوگوں کے بنیادی حقوق معطل کر سکتے تھے جس علاقے کو بھی ملٹری کے سپرد کیا جائے ہمارے پاس آرٹیکل موجود ہے کہ خود بخود وہاں کے بنیادی حقوق معطل ہو جاتے ہیں لیکن ہم نے یہ نہیں کیا ہم نے اس بات کو تحفظ دینے کے لئے کہ کسی کے ساتھ

زیادتی نہ ہو۔ لاء انفورسنگ ایجنسی ہے اگر کسی کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں کسی کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں تو عدالتوں کے دروازے کھلے رہیں جس کے ساتھ زیادتی ہو وہ عدالت ہائی کورٹ اورکسی جگہ بھی پہنچ سکتا ہے writ jurisdiction وہاں سے جاری ہو سکتی ہے ۔ کیا کوئی بلا وجہ بغیرکسی قانون کے آپ کو کیوں پابند رکھا گیا ہے۔یہ باتیں ہوئیں لوگ ہائی کورٹ تک گئے ان کو داد رسی ملی۔ اب بھی مل رہی ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ گورنمنٹ کی نیت صاف تھی۔

ایک وقت تو جناب چیئرمین! یہ بھی تھا سات سال ایک حکومت کے ایسے گزرے میں بغیر نام لئے بتاؤں کہ ماسوائے چند دنوں کے سات سال میں ایک دن کے لئے بھی بنیادی حقوق بحال نہ ہوئے۔ دفعہ ۱۴۴ کا راج رہا۔ ہم نے سندھ میں کوئی ایسے حالات پیدا نہیں کئے کہ وہاں لوگوں کو داد رسی نہ ملے۔ جو مظلوم ہیں ان کو جس کے ساتھ وہ سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ کی ایجنسی یا ادارے ان کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں ان کو عدالت میں بھی داد رسی نہ ملے۔ یہ بات نہیں ہوئی بلکہ صرف اکتفا کیا گیا آرٹیکل ۱۴۷ اور ایک امنڈمنٹ کی گئی اور وہ آرٹیکل(اے)۱۳۱ میں کہ جو اختیارات ان کو ضروری ہیں ان کو وہاں research کے اور اس کو enforce کرنے کے لئے لاء انفورسنگ ایجنسی کو دیئے جائیں ۔ اور یہ بھی میں بتاؤں یہ پہلی گورنمنٹ ہے جناب چیئرمین! جس نے سندھ آپریشن شروع کرنے سے پہلے قومی اسمبلی میں اس پر کئی دن تک بحث کی۔ اور اپنے عوامی نمائندگان کی رائے حاصل کرنے کے بعد consensus بنانے کے بعد یہ آپریشن کیا گیا اور یہ بھی ایک unique situation ہے کہ یہ وہ حکومت ہے جب بھی کبھی یہ محسوس ہوا کہ عوامی سطح پر قومی سطح پر بین الاقوامی سطح پر کوئی ایسا چاہے وہ مشرق وسطیٰ کی War ہو یا کوئی اور یا flood situation ہو یا کواپریٹو سکینڈل ہو جو بھی ہو اس کو زیر بحث لایا جائے تو اس پر پھر بحث کی گئی کسی چیز کو موجودہ حکومت نے چھپانے کی کوشش نہیں کی۔ کسی جگہ یہ کوشش نہیں کی گئی کہ ہم پہلو تہی کریں اور بالا بالا کی کارروائی کریں لیکن ایوانوں کے سامنے لا کر ان کی آراء سننے کے بعد اور اس کی چھان بین کرنے کے بعد steps لئے گئے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہی ایک جمہوری حکومتوں کا مقصد ہوتا ہے یہی اس کے چلن ہوتے ہیں اور اسی سے جمہوریت پھلتی پھولتی ہے ۔ اسی سے لوگوں کو اپنی بات کہنے کا موقع ملتا ہے ۔

جناب چیئرمین! یہی وہ چیزیں ہیں جن کی بابت میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور یہ بھی بات جناب چیئرمین! یہاں کی گئی ۔ یہاں میرے ایک فاضل ممبر سینٹ نے کہا کہ اسلحہ کی

فراوانی ہے اس کی برآمدگی کے لئے قوانین جاری کئے گئے اور اس کے لئے بہت propaganda کیا گیا اس پر کیا ہوا اور یہ بھی کہا گیا کہ law and order situation کو درست کرنے کے لئے کئی ایک meetings بھی ہوئیں۔ کئی ایک اس میں recommendations بھی آئیں اس پر کیا عملدرآمد ہوا۔ تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر تقریباً جناب چیئرمین! ۲۱ سفارشات مرتب ہوئی تھیں جو مختلف صوبوں کے متعلق تھیں ان کو بھجوائی گئیں کافی پر عملدرآمد ہو رہا ہے کچھ کے لئے مزید بجٹ کی پروویژن کی ضرورت ہے اس کو بجٹ کی پروویژن کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کیا جائے گا اور اس کی ٹریننگ کے لئے ان کے recruitment کے لئے یہ ساری باتیں اس طرح کی جائیں گی کہ ان کی کارکردگی بہتر ہو اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بات کی گئی کہ اسلحہ کی فراوانی اور برآمدگی کے لئے ---- چونکہ بنیادی طور پر provincial government کے ذمے یہ کام تھا اور انہوں نے اس کی برآمدگی کرنی تھی۔ اس کے لئے کئی ایک مشکلات درپیش ہوئیں۔ میں نہیں کہتا کہ اس میں پوری طرح کامیابی ہوئی لیکن جزوی کامیابی ہوئی مکمل کامیابی نہیں ہوئی بہت سا دارومدار صوبائی گورنمنٹ کی کارکردگی اور اس پر عملدرآمد کے متعلق تھا۔

دوسرا سب سے بڑا مسئلہ صوبائی خود مختاری اور ان اداروں کا لیا گیا کہ کس حد تک فیڈرل گورنمنٹ نے صوبائی خود مختاری کی قدر کی ہے۔ اس کو honour کیا ہے اس کے مطابق عمل کیا ہے تو میں صرف اس بارے میں یہ کہنا پسند کروں گا کہ جس طرح آپ کے علم میں ہے کہ جو بھی قومی سطح کا مسئلہ موجودہ حکومت نے حل کیا ہے وہ چاہے apportionment of water کا ہو چاہے وہ finance award ہو چاہے وہ کسی قسم کا مسئلہ وہ ہم نے ہمیشہ صوبائی گورنمنٹ کے اتفاق رائے حاصل کرنے کے بعد approval کے بعد اور یہ تمام چیزیں لوگوں کو confidence میں لے کر کی گئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنے جرأت مندانہ اقدام پاکستان کی تاریخ میں کسی ایک گورنمنٹ نے ایک وقت میں اتنی واضح طور پر جرأت اور اتنی بلند ہمتی اور اتنی جوانمردی کے ساتھ اتنے اقدامات نہیں کئے۔

پانی کا مسئلہ جو ۷۰ سال سے پرانا تھا۔ اس کو touch کرنے کے لئے کہا جاتا تھا جو گورنمنٹ اس کو touch کرے گی اسی دن remove کر دی جائے گی اور overthrow ہو جائے گی اس کو خوش اسلوبی کے ساتھ طے کیا گیا۔ اس میں خامیاں ہو سکتی ہیں اس میں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ تمام صوبوں کو confidence میں لے کر اسی طریقے سے یہ finance award کو آپ دیکھیں کتنی دیر سے pending چلا آ رہا تھا۔ کس طرح بڑے صوبے نے

قربانی دے کر کس طرح اپنے چھوٹے بھائیوں کو ساتھ لے کر ان کی consensus حاصل کر کے ان کی منظوری کے ساتھ اس ایوارڈ کو پاس کیا اور میں یہ بھی بتاؤں کہ گورنمنٹ ایک کے بعد دوسری آتی رہی لیکن کسی نے یہ جرأت نہ کی کہ CCI کی میٹنگ بلائیں۔ ایک وقت میں یہ کہا جاتا تھا کہ جس دن مشترکہ مفاد کی کونسل کی میٹنگ بلائی گئی تو شیرازہ بکھر جائے گا اس پر پہاڑ یا آسمان گر پڑے گا۔ لیکن اب متواتر اس کی میٹنگیں ہو رہی ہیں اس میں وہ قومی مسائل جو ان کے ذمے ہیں وہ حل کئے جا رہے ہیں اور اسی کے تحت قابل عمل ہو رہے ہیں۔

بجلی تیل اورگیس کی رائیلٹی ان صوبوں کو ہم نے دی اور یہ پہلے کسی حکومت نے جرأت نہیں کی۔ یہی وہ بین الصوبائی انصاف ہے یہ وہ بین الصوبائی خود مختاری ہے جس کو آنر کیا گیا جس کی commitment کو آنر کیا گیا اور ان کو اعتماد میں لے کر یہ تحفظ دیا گیا یہ احساس دیا گیا کہ یہ ایک فیڈریشن ہے۔ ایک ملک ہے۔ ایک وقت تو جناب چیئرمین! یہ بھی آ گیا تھا گزشتہ گورنمنٹ کے دنوں میں کہ کوئی چار صوبے مل کر ایک میز پر بٹھا نہیں سکتے۔ کبھی وزیر اعظم نے یہ ہمت نہ کی تھی کہ چاروں صوبوں کے چیف منسٹرز کو بلا کر ایک میز پر بیٹھ سکیں۔ کبھی کوئی مسئلہ چاروں صوبوں کا مشترکہ حل کر سکیں۔ مشترکہ مفادات کی کونسل کی ایک میٹنگ بلا سکیں۔ کسی قومی مسئلے کو touch کر سکیں لیکن آج یہ صورت حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے افہام وتفہیم کے ساتھ اور نیک نیتی کے ساتھ مل جل کر سب کام کر رہے ہیں اور ایک پاکستان کا ایک وحدانیت کا ایک پاکستان کا تصور ابھرا ہے اور اعتماد پیدا ہوا ہے کہ ملک ایک ملک کے طور پر زندہ رہ سکتا ہے انشاء اللہ زندہ رہے گا۔ اور جو چھوٹی موٹی چیزیں ہیں ان کو ہم remove کرتے رہیں گے ان کو حل کرتے رہے گے۔

رہ گئی بات جناب عالی کہ اقتصادی صورت حال کے متعلق بھی بہت سے ممبران نے اپنی رائے کا اظہار کیا میں اس پر زیادہ کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ اقتصادی صورت حال کے بارے میں کل وزیر اعظم نے خود کافی باتیں کی ہیں اس کو میں دہرانا مناسب نہیں سمجھتا۔ صرف یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس دور میں جب کہ یورپین مارکیٹ اور امریکہ جیسی developed countries میں جو recession وہاں رہا اس کے مقابلے میں جو ترقی یہاں ہو رہی ہے اور جس سمت یہاں قدم اٹھایا جا رہا ہے اور موجودہ حکومت جو کوششیں کر رہی ہے اور GDP کا جو growth rate یہاں موجود ہے جو پانچویں نمبر پر پوری دنیا میں پاکستان موجود ہے اور ساڑھے چھ

فیصد جو growth rate موجود ہے اس سے زیادہ اس بات کا جس کو پوری بین الاقوامی اور ان تمام طاقتوں نے accept کیا ہے اور اس کی تائید بھی کی ہے اس کو تحسین بھی کیا ہے اور اس کو سراہا بھی ہے کہ موجودہ گورنمنٹ کی یہ پالیسیاں جو ہیں صحیح سمت جا رہی ہیں اور اگر یہ آئندہ جاری رہتی ہیں یا اس کو پچھلے چند سالوں سے شروع کر دیا جاتا تو پاکستان کا نقشہ کچھ اور ہوتا تو میں اس بارے میں مزید کچھ نہیں کہوں گا لیکن یہ بات میں عرض کرنا چاہوں گا کہ موجودہ حکومت کے دور میں سیلاب نے کافی تباہی مچائی۔ سیلاب جس قدر ہماری شاہراہوں کو پلوں کو اور زندگی کے معمولات کو جس طرح اس نے معطل کیا جس طرح تباہ کیا اس سے تمام ہاؤس' بلکہ تمام پاکستان' دنیا کے اکثر ممالک ان سے واقف ہیں جس طرح اس سے نمٹنے کے لئے موجودہ حکومت نے پرائم منسٹر نے اس کی ٹیم نے جس طرح کام کیا اور جگہ جگہ پہنچ کر لوگوں کی ڈھارس بندھائی اس کے کام آئے ان کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا کیا یہ میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔ کسی اور جمہوری قوتوں کے دور میں یا کسی پرائم منسٹر اور پاکستان میں ایسی کسی کارکردگی کی مثال پورے اس دور میں یا گزشتہ دور میں کیا بلکہ پورے پاکستان کے دور میں نہیں ملتی۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ یہ بات ہوئی کہ یہاں نج کاری کی پالیسی کے متعلق بھی پرائم منسٹر صاحب نے کافی تفصیل سے بیان دیا ہے ۔ اس کو میں touch نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ وہ قدم ہے جس کے تحت آئندہ چل کے ایک interim period میں اس کے کوئی options ہو سکتے ہیں لیکن اس کے بعد آپ دیکھیں گے جب competition کی فضا سامنے آئے گی تو کس قدر یہ ادارے قابل تعریف ہوں گے اور اس ملک کی economy کو کس طرح build up کر رہے ہونگے' کس طرح بے روزگاری کا خاتمہ ہو گا اور کس طرح اس ملک کی economy جو ہے بہتر بنیادوں پر ہو سکے گی اور اسی طریقے سے موٹروے کا ایک open up کرنے کے لئے پورے ملک کو اتنا بڑا منصوبہ ' اور یہ بہت پہلے شروع ہو جانا چاہئے تھا اور اس پر مختلف آراء کا اظہار کیا گیا۔ مختلف لوگوں نے کہا کہ اس میں جی بڑی دھاندلی ہوئی ہے۔ اس کے لئے انڈیا میں ترکی میں کئی ایک جگہوں پر اس کے متبادل طور پر منصوبے لا کر سامنے رکھے گئے اور یہ بھی چیلنج کیا گیا کہ کوئی اور کمپنی کوئی اور پارٹی اس کے مطابق اس specification کی کوئی اور کمپنی آ سکتی ہے تو اس کو take over کر لے لیکن کسی میں یہ جرائت نہیں ہوئی۔ باتیں بنانا جناب چیئرمین! بہت آسان ہیں تنقید بڑی آسان ہے لیکن کام کرنا بہت مشکل ہے۔ موجودہ حکومت کام کرنے کی حامی

ہے اور خاموشی سے اور اپنے انداز میں کام کئے جاتی ہے اور انشاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ پاکستان ترقی کی ان منازل کو طے کرتا ہوا ان بلندیوں کو چھوئے گا جن کے خواب قائداعظم اور جن کا عمل اور خواب قائداعظم اور علامہ اقبال نے دیکھے تھے۔

اس کے علاوہ یہ بات زیر بحث آئی یہاں کہ خواتین کی سیٹیں جو ہیں ان کی نمائندگی ابھی تک کیوں عمل میں نہیں آ سکی۔ جن حضرات نے اس پر اظہار خیال کیا ان کو علم ہونا چاہیئے کہ یہ Constitution کی provision گزشتہ حکومت کے دور میں ختم ہو گئی تھی اور اس کے بعد گزشتہ دور کی حکومت کو یہ جرأت نہ ہو سکی کہ ان سیٹوں کو بحال کرے۔ ہماری طرف سے اس وقت تمام deliberation مکمل ہے۔ بل تیار ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ عنقریب انشاء اللہ مناسب وقت پر اس کو پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے اور اس کے لئے کوئی دو رائے نہیں ہو سکتی۔ البتہ یہ بات میں ضرورکہوں گا کہ یہ نمائندگی خواتین کی اس میں مختلف رائے کا اظہار کیا گیا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ خواتین جو دیہات میں رہتی ہیں' ان کی نمائندگی نہیں ہوتی بلکہ پڑھی لکھی چند خواتین کو یہاں نامزد کر کے لایا جاتا ہے اور وہ تمام خواتین کی نمائندگی نہیں کرتیں۔ کچھ نے کہا جناب ہم ان کے ووٹوں سے elect ہو کر آتے ہیں یہ ان کی نمائندگی ہو جاتی ہے۔ اس کے باوجود میں کہتا ہوں کہ یہ ۵۲ فیصد یا ۵۱ فیصد جو خواتین اس ملک میں موجود ہیں ان کو active partner کے طور پر اس ملک میں پوری نمائندگی دینے کے لئے ابھی تک وہ حالات موجود نہیں ہیں وہ direct election لڑ کر آ سکیں اور ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی نمائندگی بتدریج ان کو دی جائے اور ان کو کم کیا جائے اور سیاسی جماعتوں کا بھی یہ فرض بنتا ہے جناب چیئرمین ! ابھی تک ہمارے سامنے مثالیں موجود ہیں کہ direct election لڑ کے خواتین آ رہی ہیں آئی ہیں اور آتی رہیں گی۔ ہماری نیشنل اسمبلی میں بھی ہماری provincial assemblies میں بھی ایسی خواتین موجود ہیں جو direct election لڑ کے آئی ہیں لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ پولیٹیکل پارٹیز اپنی جب ٹکٹیں تقسیم کریں تو ان کو بھی ٹکٹ دے۔ اگر پولیٹیکل پارٹی کے پینل پر وہ آئیں گی تو یقینی طور پر ڈائریکٹ الیکشن میں وہ آنا شروع ہوں گی۔ اس طریقے سے ان کی ہمت افزائی ہو گی حوصلہ افزائی ہو گی اور ایک وقت آئے گا کہ معاشرہ اس قابل ہو جائے گا کہ خواتین ڈائریکٹ نمائندگی کے قابل ہو سکیں تو میں اسی پر اکتفا کروں گا انشاء اللہ بہت جلد یہ بل جو ہے لایا جائے گا اور ہم ان کو نمائندگی انشاء اللہ دیں گے۔

دوسری بات جناب والا! جس کا بہت زیادہ اظہار کیا گیا وہ الیکشن لاز ہیں۔ اقبال حیدر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں، انہوں نے کل اس کے متعلق باتیں کہی تھیں اچھا وہ بیٹھے ہیں۔ میں آپ (اقبال حیدر صاحب) کی تعریف کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے بہت پر مغز خیالات کا اظہار کیا تھا الیکشن لاز کے متعلق اور ان کی تجاویز بڑی معقول تھیں اور اس بارے میں ہم خود study کر رہے ہیں اور پرائم منسٹر صاحب نے جب پریذیڈنٹ کے اس خطاب کے دوران بھی اور اس کے بعد بھی میرے ذمے لگایا کہ الیکشن لاز کو سٹڈی کیا جائے کہ کیا وجہ ہے کہ صرف دھاندلی اور دھونس یا بلیک منی کے ذریعے کیا لوگ یہاں آتے رہیں گے اور کیا آئندہ اسی طور پر یہ دروازہ open رہے گا اس کے لئے (اس طرح) تو ایک مخصوص طبقے کے لئے یہ صرف privilege ہوکر رہ جائے گا الیکشن لڑنے کا باقی لوگوں کو صرف ووٹ دینے کی حد تک کریڈٹ ضرور رہے گا۔ یہ جمہوریت، جمہوریت نہیں ہو گی چنانچہ اس بارے میں ہم پوری طرح چھان بین کر رہے ہیں کہ الیکشن لاز میں مناسب ترامیم کی جائیں تا کہ ایک عام آدمی اپنے کردار اور اپنی کارکردگی کی بناء پر اسمبلیوں میں جگہ پا سکے اور تب ہی اس ملک کی قسمت بدل سکتی ہے جب کہ مساوی مواقع عوام الناس کے لئے موجود ہوں جو الیکشن لڑ سکیں اور اس کا انتظام گورنمنٹ کرے اور اس میں کئی ایک ملک ایسے ہیں جس میں گورنمنٹ اپنی سطح پر اپنے خرچے پر ایک فنڈ قائم کرے لیکن اس کی ابھی تک بہت منزل دور ہے ۔ ہم اس کو سٹڈی کر رہے ہیں اور مناسب وقت پر انشاء اللہ پارلیمنٹ میں اس سلسلہ میں مباحثہ ہو گا اور آپ کی آراء سے استفادہ کرتے ہوئے ان لاز کو اس طرح ترمیم کیا جائے گا کہ اس بات کو ensure کیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ یہ عام آدمی بھی اسمبلیوں کی سطح پر الیکشن لڑ کر آسکیں گے اور یہ بات صرف مخصوص طبقے کے لئے مختص ہو کر نہ رہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ سندھ میں ضمنی انتخابات کا ذکر ہوا جس کے بارے میں آج کل کافی فضا کلیئر ہو رہی ہے اور ابھی اس بارے میں میں زیادہ کچھ نہیں کہوں گا لیکن یہ بات میں ضرور کہوں گا کہ آرٹیکل ۲۲۴ کے تحت جو ایک mandatory provision ہے اس پر rulings بھی آ چکی ہیں کہ ۲۲۴(۱) کے تحت ۶۰ دن کے اندر اندر الیکشن کرائے جائیں لیکن اس سے زیادہ وقفہ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ گورنمنٹ اور الیکشن کمیشن کی صوابدید پر ہے جب تک آرٹیکل ۲۲۴(۲) کے تحت وہ حالات موجود نہ ہوں کہ fair اور honestly fair الیکشن ہو سکیں اور مواقع مل سکیں اور اس میں کوئی illegal practices نہ ہو ایسا ماحول نہ ہو اس وقت تک اس کو postpone کیا جا سکتا ہے اور ان کی

صوابدید پر ہے جب مناسب وقت آئے گا اور الیکشن کی اس میں تو آپ بہت سی باتیں پڑھ بھی رہے ہوں گے۔ اس بارے میں انشاء اللہ حتمی طور پر بہت جلد آپ کے سامنے رزلٹ آئیں گے۔

ایک بات اور بھی ہوئی کہ صوبہ سرحد کے نام پر میرے کچھ فاضل دوستوں نے اظہار خیال کیا اس کی تردید بھی ہوئی عباس شاہ صاحب نے اور بے شمار دوستوں نے اس پر اظہار خیال کیا اور اس بارے میں ایک ہی بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس کا ایک constitutional حق through amendment موجود ہے۔ کچھ نے کہا کہ یہ تو بالکل ہی غلط بات ہے ہونا ہی نہیں چاہیئے۔ کچھ نے کہا کہ یہ ترمیم کے تحت ہو سکتا ہے تو یہ ایک ایسی بات ہے جسے افہام وتفہیم کے ساتھ اور مل کر اس بارے میں حتمی نتائج حاصل کر سکتے ہیں لیکن صرف یہ کہنا کہ پشتون یا پختون صوبہ کا نام رکھنے سے ہی اس کی نمائندگی ہوتی ہے اس کی واضح طور پر تردید ہوئی ہے۔ کہا یہ گیا ہے کہ افغان کا لفظ افغان افغانا کا لفظ پاکستان میں موجود ہے ۔ جب اس کا پمفلٹ لکھا گیا مرحوم رحمت علی صاحب نے اور اس کی وہاں جو کمیٹی موجود تھی ہمارے جو سردار یہ جو "پ" کے بعد "الف" آیا وہ افغانا کا تھا اور افغانی جو ہیں' اس میں موجود ہیں اور میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کہا یہ گیا اور واضح طور پر میں نے consult کیا کہ ہر پختون افغان ہے۔ ہر پختون افغان ضرور ہے لیکن ہر افغان پختون نہیں ہے وہاں بے شمار قبیلے بے شمار اس طرح موجود ہیں۔ صرف پختون نام رکھنے یا پختون خواہ یا پشتون نام رکھنے سے اس کی representation نہیں ہوتی لیکن یہ بہر حال صوابدید پر منحصر ہے کہ کس طرح اس کو ہینڈل کرتے ہیں۔ یہ کوئی انا کا مسئلہ نہیں ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ صرف وہاں کا نام چونکہ پختون خواہ یا وہ نہیں رکھا گیا اس لئے کوئی ان کی تکذیب ہو رہی ہے۔ یہ بات میرا خیال ہے ہماری سمجھ سے بالا تر ہے ۔ تو میں یہاں اس بارے میں اسی پر اکتفا کروں گا۔

رہ گئی یہ بات جناب چیئرمین! کہ یہاں فارن پالیسی کے متعلق بھی اظہار خیال کیا گیا۔ صدر پاکستان کا خطاب فارن پالیسی چاہے وہ انڈیا ہو چاہے امریکہ ہو چاہے وہ افغانستان ہوکشمیر ہو وہ بوسنیا ہو اور ہرزیگوینیا ہو ان تمام کے متعلق یہ اظہار خیال نہ صرف بارہا موجودہ حکومت کی ترجیحی بنیاد پر ان کو حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے بلکہ یہ ہماری کمٹمنٹ ہے ہم اس کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اس کی زیادہ جو واضح طور پر منسٹر فار سٹیٹ فار فارن افیئرز نے کہی ہے ایک بار اپنی پالیسی سٹیٹمنٹ میں یہ بات کہی ہے ۔صدر پاکستان نے اپنے خطاب میں جو کچھ کہا ہے اس کی تائید کرتے ہوئے مزید اس میں اضافہ نہیں کر سکوں گا۔ لیکن ایک علیحدہ موضوع ہے جس پر اظہار

خیال کیا جا سکتا ہے اور اس بارے میں یہ ہاؤس غالباً اپنا اظہار خیال بھی کر چکا ہے۔

ابھی ایک بات رہ گئی جس کے بارے میں آج کل بہت زیادہ گرما گرمی ہے اور کہا بھی گیا ہے کہ آٹھویں ترمیم صدر پاکستان کا انتخاب جو ہے محض اس کو ایک دوسرے سے منسلک کرنے کی جو کوشش کی گئی ہے میں اس کی تردید کرتا ہوں کہ ان دونوں چیزوں کو بلا وجہ (ایک دوسرے سے) منسلک کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ صدر پاکستان کے انتخاب کا آٹھویں ترمیم سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ مسئلہ اتنی جلدی شروع کر دیا گیا ہے حالانکہ ابھی تک آٹھ نو مہینے بقایا ہیں لیکن اس کے باوجود یہ معاملہ انشاء اللہ خوش اسلوبی سے طے ہو جائے گا۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی لڑائی کا موجب بنے گا لیکن اس سلسلے میں آٹھویں ترمیم کی جو بات ہے اس بارے میں میں صرف یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک حکومتوں کے جو سسٹم تمام دنیا میں موجود ہیں ان میں یہ صحیح ہے کہ فیڈرل سسٹم بھی موجود ہے جو وفاق کی سطح پر فیڈریٹنگ یونٹس مل کر آپس میں بناتے ہیں جس میں وہ یونٹ اپنی خود مختاری کا مطالبہ بھی کرتے ہیں جس کو ہمارے آئین میں کافی حد تک طے کیا گیا ہے اور کئی ایک کے متعلق مزید باتیں بھی جناب عالی کی جا رہی ہیں اور unitary form of government جس طرح کہ آپ کو علم ہے کہ اسے وحدانی طرز حکومت پر چلایا جاتا ہے لیکن جو صدارتی نظام اور پارلیمانی نظام کی طرز حکومت ہے اس میں واضح فرق موجود ہے۔ اگر تو صدارتی حکومت ہو اور اس میں صدر ڈائریکٹ ووٹوں سے الیکٹ ہو کر آئے اور وہ answerable to the voters ہو اور اس کو question کیا جا سکے تو صدارتی نظام کے تحت اس کو کافی سارے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

جہاں تک پارلیمانی نظام کا تعلق ہے ظاہر ہے کہ اس کی کچھ requirements ہوتی ہیں۔ جو لوگ answerable to the Cabinet, answerable to the Parliament, answerable to answerable the electoral at large جو ہیں ان کو اس کے جائز حقوق ملنے چاہئیں اور اس بارے میں مزید ابھی اس لئے نہیں کہوں گا کہ اس پر سٹڈی ہو رہی ہے ۔ وزیر اعظم نے اس پر کمیٹی بنائی ہے اور وہ اپنے دوستوں سے صلاح مشورہ کر رہے ہیں کیونکہ یہ بہت important ہے میں اس میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں کسی شخصیت کا یا ذاتیات کا کوئی تعلق نہیں یہ ملک کے مستقبل کا سوال ہے کہ ہم کس طرز حکومت پر اس ملک کو چلانا چاہتے ہیں کہ آیا ہم صدارتی نظام کو نافذ کرنے کی طرف بڑھ رہے ہیں یا ہم پارلیمانی نظام کو چلانے کے درپے ہیں۔ تو

یہ ایک بہت important issue ہے۔

ہمارے صدر پاکستان انتہائی زیرک سیاستدان ہیں اور ہمارے لئے قابل عزت ہیں ہم ان کا بہت احترام کرتے ہیں۔ اس میں ان کی ذات کے متعلق کوئی سوال نہیں ہے کہ خدا نخواستہ کوئی ان کی ذات کے خلاف ہم یا وزیر اعظم کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی ذات کے خلاف کوئی ایسی بات ہو قطعاً کوئی ایسا اختلاف یا کوئی ایسی attempt موجود نہیں ہے بلکہ کوشش یہ ہو رہی ہے کہ ملک کو آئندہ کس طرح چلانا درکار ہے۔ اس کے لئے consensus کی ضرورت ہے یعنی اتنی بڑی امنڈمنٹ کے لئے اور تمام پی او ۱۴ جس کے تحت revival of Constitution کا آرڈیننس ہوا جس کے تحت کافی ساری دفعات کو تہہ تیغ کیا گیا اور پی او ۱۴ سے لے کر پی او ۲۰ تک بے شمار اس کے تحت amendments کی جاتی رہیں اور ultimately آٹھویں ترمیم کے ذریعے اس کو cool down کیا گیا اور اس کی کچھ rigidity کو ختم کیا گیا اور اس کے تحت بھی ایک given حالات کے تحت اس وقت جتنا کچھ ہو سکتا تھا ایک مارشل لاء گورنمنٹ سے جو حقوق حاصل کئے جا سکتے تھے اس وقت کے لوگوں نے لڑ جھگڑ کر حاصل کئے۔ ہم انہیں قابل تحسین جانتے ہیں لیکن اب کے حالات کے مطابق ہمیں آپس میں مشورہ کر کے consensus کر کے سب دوستوں کو شامل کر کے اس میں کسی کی ذات یا کوئی اور ایسا مقصد نہیں بلکہ اس میں objective قسم کی approach ہونی چاہئے subjective approach شخصیات کو سامنے رکھ کر نہ تو کوئی قانون بنانا چاہیئے نہ آئین میں ترمیم کرنے کی اجازت ہے ۔ تو یہ ایک ملک کے مستقبل کا سوال ہے انشاء اللہ بہتری کی طرف یہ قدم اٹھایا جائے گا۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں کی جائے گی جو consensus حاصل کئے بغیر یا باہم صلاح مشورے کے بغیر کوئی بات کی جائے۔ اس کے لئے مناسب اقدام مناسب وقت پر کیا جائے۔

میں اس کے ساتھ ہی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہی تقریباً تمام points تھے جو میرے فاضل ممبران نے یہاں اٹھائے اور اسی کے مطابق تقریباً تقریباً لیکن اس میں فارن پالیسی کے جو تمام پوائنٹس ہیں ان کو میں touch نہیں کر رہا ہوں کیونکہ میں اس پہ اکتفا کر رہا ہوں جو صدر پاکستان نے خود بھی اپنے خطاب میں فرمائے اور الیکشن قوانین کے متعلق میں نے ذکر کر دیا ہے۔ پارلیمنٹ کی کارکردگی کے متعلق صدر پاکستان نے بھی کافی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے کہ پارلیمنٹ کا حسن یہ ہے جمہوریت کا حسن یہ ہے کہ جب لوگ منتخب ہو کر لوگوں کے نمائندے بن کر آ

جائیں تو پارلیمنٹ کے اندر بحث و تمحیص اور افہام و تفہیم کے ساتھ مسائل کو حل کریں بجائے اس کے کہ ہم street power کے تحت اور long march کے ذریعے لوگوں کا سکون تہہ و بالا کر کے لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال پیدا کر کے گھیراؤ جلاؤ کی پالیسی طے کر کے ان کے تحت ملکی مسائل کو حل کریں بلکہ ہمیں چاہیئے کہ پارلیمنٹ کے اندر جو قوانین موجود ہیں ان کے تحت ملکی مسائل حل کریں اور صدر پاکستان کے اپنے خلاف بھی ایک ایکشن ہو سکتا ہے وہ وزیر اعظم کے خلاف بھی ہو سکتا ہے۔ sitting government کے خلاف بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے واضح قوانین آئین میں موجود ہیں اس کے تحت پارلیمنٹ کے اندر رہ کر ہمیں سب کچھ کرنا چاہیئے اور جو خطاب زیر بحث ہے اس میں اور اس سے پیوستہ جو گزشتہ اجلاس تھا پارلیمنٹ میں جو اپوزیشن کا رویہ رہا اس میں لوگوں کو جگ ہنسائی کا موقع ملا ان جمہوری اداروں پر لوگوں کو طنز کرنے کا موقع ملا ان کا confidence shake ہوا میں ان کو touch نہیں کرنا چاہتا۔ آپ لوگ اس سے آگاہ ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس موجودہ خطاب میں صرف اس پہ اکتفا کیا گیا کہ absent رہ کر اور absence میں ہی اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اس کو بھی میں قابل تعریف نہیں سمجھتا انڈین پارلیمنٹ کو اگر اٹھا کر دیکھیں یعنی اس کی کارکردگی کے متعلق یہ ایک قابل گرفت punishable offence ہے کہ اگر پارلیمنٹ میں خطاب کے دوران کوئی ایسی بات کی جائے واک آؤٹ کیا جائے اس کی تضحیک کی جائے اور اس کو اس طریقے سے ڈسٹرب کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ punishable offence ہے۔ اس سے پوری قوم کی تضحیک ہوتی ہے لوگوں کے سامنے جگ ہنسائی ہوتی ہے ۔ جو ہمارے missionaries یہاں بیٹھے ہوتے ہیں ان کی موجودگی میں اور لوگوں کی موجودگی میں اور جب تمام قوم اس کو دیکھ رہی ہوتی ہے اس قسم کا طرز عمل کسی طور پر سراہا نہیں گیا۔ اس لئے صدر پاکستان نے چاہا کہ ہم اپنے کردار کو بہتر کریں پارلیمنٹ کے اندر رہ کر مسائل کو حل کریں اور اللہ کا شکر ہے کہ اب ایک فضا ایسی بن چلی ہے ایک اب افہام و تفہیم کی فضا بن چلی ہے اور اب اس بارے میں کوشش ہو رہی ہے کہ ایک دوسرے کا نقطہ سمجھ کر بردباری برداشت اور صبر و تحمل کے ساتھ جو جمہوریت کا خاصا ہے جو پارلیمانی نظام کا ایک خاصا ہے جو حسن ہے اس کو اپناتے ہوئے ایک دوسرے کی بات سنی جائے اس سے استفادہ (حاصل) کیا جائے۔ اس سے ملک کو بہتری کی طرف لے جایا جائے اور مسائل جو اتنے گھمبیر ہیں ان کو حل کیا جائے۔

یہی وہ باتیں ہیں جس کے تحت صدر پاکستان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس کے علاوہ جناب چیئرمین ! جس پر سب سے زیادہ توجہ دلائی گئی وہ خواندگی کی شرح تھی۔ آبادی میں اضافہ ماحول کی آلودگی اور خواتین کی نمائندگی جو میں نے عرض کر دی ہے کرپشن رشوت اور بدعنوانی کے متعلق جو اقدامات کئے جا رہے ہیں اور جس کی طرف نشاندھی کی گئی ہے اس سے استفادہ کرنے کی کوشش کی جائے گی اور ہم سب کی کوشش یہ ہے کہ ہم ماحول کی آلودگی کو آبادی میں اضافے کو اور ان تمام برائیوں کو جو سماجی معاشرتی اور سیاسی میدان میں آ گئی ہیں اس کا قلع قمع کیا جائے تا کہ اس کا منشاء اورمقصود حاصل کیا جائے میں اس کے ساتھ ہی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور ممبران سینٹ کا بھی جنھوں نے اپنی قیمتی آراء سےہمیں نوازا۔ انشاء اللہ ہم ان سے پورا پورا استفادہ (حاصل) کرنے کی کوشش کریں گے۔

Thank you very much.

Mr. Chairman: Now before I put this motion to vote there is an amendment in the name of Syed Abdullah Shah Sahib.

لیکن عبداللہ شاہ صاحب آپ amendment پڑھیں لیکن اس میں مجھے ایک دقت نظر آ رہی ہے آپ کی amendment یہ ہے :۔

"That in the motion of thanks for the word 'gratitude the word 'regrets' be substituted."

تو اس کا یہ مطلب ہو گا کہ یہ motion of thanks کی بجائے motion of regrets ہو جائیگا۔

Syed Abdullah Shah: That is right.

Mr. Chairman: Then how can discussion take place on a motion of regret because the rule says :

"that the discussion shall take place on a motion of thanks and amendment can only be moved to a motion of thanks."

تو اس پہ ذرا مجھے kindly satisfy me on this۔

Syed Abdullah Shah: Sir, my submission is that the rule says :-

"that there will be a discussion on the Address of the President."

Mr. Chairman: No, it says :-

"that a discussion will be on a motion of thanks."

Syed Abdullah Shah: Sir, I will read it.

An Address by the President under clauses 1 and 3 of Article 56 shall be discussed by means of a motion of thanks.

I am saying the same thing.

جناب چیئرمین۔ تو آپ اس کو regrets کر رہے ہیں۔

Syed Abdullah Shah: No, Sir. As a member from Opposition because we have serious differences on whatever has been said in the Address.

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ صحیح ہے لیکن اس کا طریقہ اور ہوتا ہے ناں۔

You say we express deep gratitute to the President for his Address but regret.

کہ اس نے فلاں بات نہیں کی۔ لیکن آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ instead of thanks regret کر دیں تو وہ موشن ہی regret کا بن جائے گا۔

Syed Abdullah Shah: You can reject.......

Mr. Chairman: You can reject the motion of thanks or you can move an amendment to the motion of thanks but you cannot convert the motion of thanks to a motion of regret.

Syed Abdullah Shah: Sir, this is being too technical, but I have moved this motion.

Mr. Chairman: You see I am not being too technical. There is a reason for all this.

یہ ایک respect کا اظہار ہے for the Address of the President اور اس کی جو امنڈمنٹ ہوتی ہے وہ بھی motion of thanks میں ہوتی ہے یعنی motion of regrets جو پھر آپ کر دیں گے تو پھر ساری discussion فضول ہو گئی۔

How can we have a discussion on the motion of regrets?

Syed Abdullah Shah: You have discussed the motion of thanks.

Mr. Chairman: Rules say : "The discussion will only be on a motion of thanks."

Syed Abdullah Shah: Rules permit me to move an amendment.

Mr. Chairman: To the motion of thanks,

اس میں مسئلہ یہ ہے کہ discussion ہی نہیں ہو سکتا۔

Syed Abdullah Shah: No, it is a motion of thanks and I converted it into motion of regrets.

Mr. Chairman: Then there is no longer a motion of thanks.

Syed Abdullah Shah: No.

Syed Iqbal Haider: This is just a conventional title of this resolution. Title is not taken into interpretation of the meaning of the actual substance of the resolution. Title may be called motion of thanks which is a mere convenience for the reference purpose, but the motion itself can express regrets.

Mr. Chairman: No, you can move an amendment to the motion of thanks. But you can't convert a motion of thanks into motion of regrets.

Syed Iqbal Haider: Sir, the motion of thanks is only a title not the substance.

Mr. Chairman: The discussion can only take place on a motion of thanks. Discussion cannot take place…supposing, the Minister does not move a motion of thanks,

ڈسکشن ہی نہیں ہو سکتی۔

Syed Iqbal Haider: Sir, this is just a convention to call it motion of thanks. In the same manner that it is convention, that it is a Presidential Address. Whereas it is actually the Prime Minister, then the government's point of view which has nothing to do with the President. In the same manner, it is called a motion of thanks, but we all have expressed regrets. The majority of the Members has expressed regrets.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ Normally طریقہ یہ ہوتا ہے کہ آپ یہ کہیں ۔

(مداخلت)

Lt.Gen.(Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, Sir, this is not fair at all that you are giving the floor to Senator Iqbal Haider. The motion has been moved by Abdullah Shah then why he should discuss that motion.

(interruption)

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman! he is the Chairman of the Privatization Commission.

ان کا بس چلے تو وہ اسمبلی کو بھی پرائیویٹائز کر کے ہم سب کی زبان بندی کر دیں۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر ۔ انشاء اللہ ضرور کر دیں گے آپ -------

سید اقبال حیدر۔ ان کا تو بس چلے تو پورے پاکستان کو ختم کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ سید اقبال حیدر صاحب پہلے ان کی بات سن لیں ناں۔ موشن ان کا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جنرل صاحب کی پرانی عادات ------ (مداخلت)

جناب چیئرمین۔ آپ کو موقع دیں گے آپ کی باری پر۔ آپ بیٹھیں۔

سید اقبال حیدر۔ جنرل صاحب کو پرانی عادت پڑی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ بیٹھ جائیں پہلے ان کی بات سن لیں۔

سید اقبال حیدر۔ جناب ان کو نہیں معلوم کہ اسمبلیاں کیسے چلتی ہیں۔ یہ پرائیویٹائزیشن کمیشن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کو اپنی باری پر موقع دے دیں گے میں ان سے بات -----

(interruption)

سید اقبال حیدر۔ ان کی انٹرپشن پر مجھے سخت اعتراض ہے کل بھی انہوں نے کیا تھا کل میں نے درگزر کیا تھا یہ جناب پرائیویٹائزیشن کمیشن نہیں ہے جہاں آپ من مانی کر لیں۔ دھاندلی کر لیں۔

جناب چیئرمین۔پلیز اقبال حیدر صاحب آپ تشریف رکھیں۔

سید اقبال حیدر۔ یہ اسمبلی ہے۔ یہ موقر ایوان ہے جس کے چیئرمین آپ ہیں اور میں اس اسمبلی کو پرائیویٹائز نہیں ہونے دوں گا۔

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, I must protest on this. There is no question of privatization.

جناب چیئرمین۔ میں پہلے یہ بات سن لوں پھر-----

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: I have my own right as a Senator to protest on the remarks of the Senator that everybody expressed its regrets. Nobody expressed its regrets other than themselves. One or two Members of this House expressed regrets.

Syed Abdullah Shah: Sir, I am trying to submit before you.

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ میں بات سن لوں پھر پوائنٹ آف آرڈر ۔

Syed Abdullah Shah: Sir, the Address of the President after the 8th Amendment has become a must for us to listen. Previous to that it was not so. He may address....

جناب چیئرمین۔ نہیں۔ اس پر تو کوئی جھگڑا نہیں ہے ناں ۔ جھگڑا یہ ہے -------

Syed Abdullah Shah: But, now because this Address has become so important at least for the Senate, that Senate cannot discuss the budget. We cannot discuss the monetary provisions. But under this Address we can discuss everything.

جناب چیئرمین۔ تو وہ کیا ہے آپ کو اس پر تو کوئی اعتراض نہیں

Now what you are trying to do is........*(interruption)*

Syed Abdullah Shah: Sir, let me make my submission. Now, as I submit that you are rejecting my amendment in purely a technical manner.........

(interruption)

Syed Abdullah Shah: Sir, yesterday you permitted the honourable Prime Minister also to speak and you said he is speaking on the Presidential Address although his content was totally beyond the scope of the Address of the President.

Mr. Chairman: No, I don't think so.

Syed Abdullah Shah: Sir, he was speaking about giving lands of kacha.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ میری بات سن لیں۔ جب صدارتی خطاب پر بات ہوتی ہے۔

Those issues which are mentioned in the Presidential Address and those issues he has not mentioned in the Address, all these come under discussion. It is a general discussion.

جس طرح آپ نے صحیح فرمایا۔

Syed Abdullah Shah: Sir, I was trying to say that the Prime Minister, when he came his name was not on the list of those who have to participate.

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب کا نام تھا؛

Syed Abdullah Shah: He made a request.

Mr. Chairman: You think Prime Minister did not make a request.

Syed Abdullah Shah: He did not make a request, not to my knowledge. Sir, what I am trying to say that I had moved some amendments to open this discussion to answer back some points made by the treasury benches. So, kindly do not stop me from doing so.

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں مجھے طریقہ بتائیں ناں۔

How can I allow you to convert a motion of thanks into a motion of regrets?

Syed Abdullah Shah: Sir, I am saying that you have rightly said that may be the amendment is not properly worded. So, sir, as the court has inherent powers you can allow me to change the amendment into a proper amendment and then I can make my submission.

Mr. Chairman: How I allow you that?

Syed Abdullah Shah: As Chairman you can suspend the rules,

you can change the rules, you can exempt me from the operation of the rules. You are stopping me under a particular rule and, sir, as a Chairman you have the authority to suspend this rule, not make it too technical so that I am able to make my submission, sir.

جناب چیئرمین ۔ submission کی بات نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ you want to speak on an amendment which on the face of it is not admissible. اس کا میں کیا کروں؟

سید عبداللہ شاہ۔ آپ نے خود فرمایا۔ اگر آپ اس کی ورڈنگ اس طرح کرتے تو شاید I would have allowed you.

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ صحیح ہوتا اگر آپ اس طرح کرتے۔

This House expresses its gratitude to the President for his Address but regrets that he failed to speak on the foreign policy, regrets that he failed to discuss the economic policy.

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, I have long charge-sheet if I put everything in that amendment then I can't.

(interruption)

جناب چیئرمین ۔ شاہ صاحب یہ تو پارلیمنٹری کنونشنز ہیں۔ کوئی نئی بات تو نہیں ہے۔ یعنی پہلے بھی ہم کرتے آئے ہیں۔ لیکن یہ پہلی مرتبہ اس طرح ہوا ہے کہ you want to convert a motion of thanks after discussion.

Syed Abdullah Shah: Sir, I don't think anybody has made any motion of regrets on the Address of the President but me. I did it last year also and I did at this year also.

جناب چیئرمین۔ اسی طرح کیا تھا آپ نے ؟

Syed Abdullah Shah: Yes, exactly I did that. You can see the record, Sir.

جناب چیئرمین۔ سہراب خان کھوسو آن پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

میر سہراب خان کھوسو۔ جناب سعید قادر صاحب نے کہا ہے کہ انشاء اللہ میں سینٹ کو پرائیوٹائز کرونگا میں اس پر پروٹیسٹ کرتا ہوں اگر یہ -------

جناب چیئرمین۔ ایسی کوئی بات نہیں کہی انہوں نے۔

میر سہراب خان کھوسو۔ کہی ہے اس نے، ٹیپ سنیں۔

(interruption)

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ میں نے کہا ہے کہ اگر آپ موقع دیں گے تو آپ کو بھی کروں گا۔

(interruption)

جناب چیئرمین۔ لاءمنسٹر صاحب۔

چوھدری عبدالغفور، میں بھی یہی عرض کرنے والا تھا کہ جناب اگر اس کی امنڈمنٹ پر دیکھیں یہ convert کرنا چاہتے ہیں the word gratitude کو regret میں تو یہ ٹوٹلی اس کا opposite ہے اس سے relevant نہیں ہے۔ آپ اگر اسے ملاحظہ فرمائیں گے کہ یہ جو موشن آف تھینکس ہے اس میں appropriate amendment may be moved to a motion of thanks such form as may be considered appropriate by the Chairman تو آپ نے اس کا-----

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اس میں سارے رولز کی سپرٹ کو دیکھیں کہ پہلی چیز تو یہ ہے کہ amendment can only be moved to a motion of thanks اور وہ امنڈمنٹ بھی with the permission of Chairman وہ بھی چیئرمین کرے گا تب ہو گا ایسا نہیں ہو سکتا even if it is a motion of thanks آپ کوئی ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو تکریم کی حد سے گزر جاتے ہیں تو چیئرمین اس پر بھی اعتراض کر سکتا ہے کہ جی I will not allow this تو آپ یہ کر رہے

ہیں کہ you are converting the basic motion into one of regrets موشن move کریں گے اگر ہاؤس اجازت دے گا تب ناں۔ میں تو نہیں کر سکتا۔

سید عبداللہ شاہ۔ نہیں آپ ہی کریں

From your own point of view, if I would have worded this amendment differently. It could have been allowed. So, I said you kindly use a discretionary power and relax the rules for me.

چوہدری عبدالغفور، آپکو اس کی موشن پر move کرنے کے لئے آپ کی اجازت کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس طرح کرتے ہیں کہ you withdraw the amendment ویسے آپ دو چار منٹ بول لیں کہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

Syed Abdullah Shah: Sir, I will not withdraw the amendment but.. ...

Mr. Chairman: Then I will have to rule it out as inadmissible.

Syed Abdullah Shah: Sir, I will make a submission.

Mr. Chairman: O.K. Yes, Saeed Qadir on point of order.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Submission is being authorized after the winding up, Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Yes, please, as a special concession to the opposition. Syed Iqbal Haider no point of order, please.

Syed Iqbal Haider: Sir, the General Sahib has objection on this that why are you (Mr. Chairman) allowing to make a submission?

Mr. Chairman: Iqbal Sahib you are such a cool-minded person,

آج آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ Please Syed Abdullah Shah Sahib.

Syed Iqbal Haider: Privatization of the Senate, I cannot allow.

چوھدری عبدالغفور، وہ تو تردید ہو گئی ہے آپ کیوں اس کو-------

Mr. Chairman: Yes, please Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: Sir, thank you very much. I will be very brief.

Mr. Chairman: So, you withdraw the amendment.

Syed Abdullah Shah: Yes, Sir.

Mr. Chairman: O.K.

Syed Abdullah Shah: Sir, I will be very brief.

Sir, my objection to the President's Address was that he has not taken note of the failure of this present government in its foreign affairs. Pakistan has been isolated but the honourable President has not been able to take a proper notice about the failure of the present Government and Sir, taking advantage of this opportunity, I make an appeal to the Government of Pakistan that in the past we have not been doing very well with our next door neighbour Russia for various reasons. I am not going to the history of the past but now, Sir, after the withdrawal of Russian troops from Afghanistan, there are several Russian prisoners of war in Afghanistan. I request our Government to please get those prisoners of war released as a human problem. War is over. They have gone back to their homes. This must come to a settlement. And Sir, so far as Afghanistan is concerned I think, our Government has got a strange policy. I still fail to understand what an honourable Senator, a colleague of us and a head of a

political party is doing in Afghanistan? Is he our Foreign Minister? Is he representing Government of Pakistan or there are two Governments so far, Afghanistan is concerned? Sir, this is my first objection.

Sir, secondly, I regret that the President's failure to see open horse trading and lawlessness in the province of Sindh. It has already been said that even now the lawlessness continues inspite of the so-called operation clean up and very big names have been given but no action perhaps, is going to be taken.

Sir, I regret the President's inaction when this government is accused of open unprecedented corruption in the form of cooperative scandal, its privatization policy, its motorway project, buying of a luxurious plane by the Prime Minister when the country is so poor, the increasing gap between the income and the expenditure of the government, the transport policy whereby duty free cars are being imported and distributed as Mughal Emperor used to do. Sir, can you imagine Pakistan affording a Mercedes Benz to be used as a taxi and BMW to be used as a taxi? Sir, this is an open fraud and I am sorry to say that the President has failed to take note of this thing also.

Then Sir, the unprecendented price rise which is breaking the bone of the poor people, sir, we are creating two class society, wealth is being accumulated in few hands, hundreds of people are allowed to starve. Unfortunately, the Chairman of the Privatization Commission is on the record, I read it in the press and I am saying before him, he should listen to it and he is on the record, to have said, you cannot trust everybody with money. Sir, we are talking about Islam and equality. So, which principle of Islam permits you to allow accumulation of wealth in few hands?

Then Sir, the President said that yes, monopolies are being created but

he has not taken the note how to undo it? He says, yes, I know some law is being issued, or made. Sir, when he can issue Ordinances, why there is no Ordinance to stop this loot of public wealth in the garb of privatization?

Sir, I regret the President's failure to see that this country is being divided on sectarian, provincial and linguistic basis. He has not taken the note of this failure of the Government and, therefore, I also regret his approach to the policies.

Sir, the President has regretted the legislation by Ordinances but then I humbly say why should he sign an Ordinance even if it is brought before him by the government when he knows that this is by-passing the spirit of the Constitution? What is the spirit of the Constitution and as a guardian of the Constitution, the President should see that this power of Ordinance is not abused or misused by any government. Sir, the President has verbally said that the Ministers and the Members do not take proper interest in the National Assembly, this is again the failure of the captain of the team that he is not able to even discipline his own Ministers and his own partymen who do not attend the House and pay proper respect to the National Assembly.

Sir, these few submissions I wanted to make and I record this point that I wanted to express these regrets. Nothing is against the President personally, but it is in general.

Thank you very much, Mr. Chairman.

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔

قاضی حسین احمد۔ جناب والا میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔میں پہلے وزیر قانون سے پوچھ لوں کہ

he wants to say anything now?

چوھدری عبدالغفور، جناب چیئرمین! میں اس کے بارے میں پہلے عرض کر چکا ہوں اس کے بارے میں مختلف اراکین اظہار پہلے بھی کر چکے ہیں۔ جو باتیں اب انہوں نے زیر بحث لائی ہیں ان کا جواب بھی دیا جا چکا ہے۔ ٹیکس سکیم کے متعلق بھی جواب دیا جا چکا ہے اور وزیر اعظم صاحب نے خود بھی جواب دیا ہے ۔ کوئی نیا سبجیکٹ نہیں ہے جس کو ڈیل کرنے کے لئے ازسر نو بحث کی جائے۔ اس لئے آپ موشن پیش کریں۔

جناب چیئرمین۔ میں موشن move کرتا ہوں۔

قاضی حسین احمد۔ مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ پہلے موشن move کر لیں۔

قاضی حسین احمد۔ جی میری بات بھی اسی بارے میں ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں پہلے موشن move کر لینے دیں۔

It has been moved :

"That this House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his Address before the two Houses assembled together on the 22nd of December, 1992."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion is carried. Yes, please Qazi Sahib.

قاضی حسین احمد ۔ جناب چیئرمین! مجھے معلوم ہوا ہے کہ میری غیر موجودگی میں اس ہاؤس میں کچھ معزز ساتھیوں نے ہمارے افغانستان کے دورے کے بارے میں کچھ reservations کا اظہار کیا تھا اور کچھ لوگوں نے اس پر اعتراض بھی کیا تھا۔ اس وقت بھی میرے ایک فاضل colleague نے اس بات کو اٹھایا ہے اس لئے مجھے موقع ملنا چاہیئے کہ میں اس کی وضاحت کر دوں۔

جناب چیئرمین۔ مختصراً لیکن بہت مختصر۔

قاضی حسین احمد۔ جی مختصراً۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے۔

قاضی حسین احمد۔ جناب والا! افغانستان ہمارا پڑوسی ملک ہے۔ اس کے ساتھ ہمارے بہت قریبی تعلقات ہیں ۔ ہمارے ان کے ساتھ اس طرح کے قریبی رشتے ہیں کہ ہم یک جان دو قالب ہیں۔ وہاں کی جو صورت حال ہے وہ ہم پر اثر انداز ہوتی ہے۔ وہاں پر کوئی اچھی حالت ہوتی ہے خوشحالی کی صورتحال ہوتی ہے وہ بھی ہم پر اثر انداز ہوتی ہے ۔ وہاں پر کوئی فساد ہوتا ہے کوئی جھگڑا ہوتا ہے تو اس سے ہم بھی اثر پذیر ہوتے ہیں۔

یہ ہر شہری کا فرض ہے کہ ----- یہ بات اور یہ نکتہ کہ صرف حکومت کا فرض ہے اور اس کے وزیر خارجہ کا ہی فرض ہے کہ وہ اپنی قوم اور اپنے ملک کی کوئی خدمت کرے صحیح نہیں ہے ۔ ملک کے اندر چاہے کوئی حکومت میں ہو چاہے اپوزیشن میں ہو چاہے وہ ایک عام شہری ہو لیکن اگر وہ کوئی ملک کی خدمت کر سکتا ہے لوگوں کے درمیان مصالحت کے لئے کوئی کوشش کر سکتا ہے خاص طور پر ان حالات میں جب پڑوسی ملک کی اعلیٰ شخصیات جن کے درمیان جھگڑا ہے وہ اسے invite کریں وہ کسی کو دعوت دیں کہ تم آؤ اور ہمارے درمیان مصالحت کراؤ تو یہ اپنے ملک اور اپنی قوم کی خدمت ہے اور دوسروں کی بھی خدمت ہے۔

جناب والا! خود قرآن کریم نے اس کے بارے میں واضح حکم دیا ہے اور فرمایا ہے۔ جناب چیئرمین اس کا ترجمہ یہ ہے اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں گروہوں میں مصالحت کراؤ۔ اگر مصالحت کے بعد ایک گروہ اس مصالحتی فارمولے سے نکل جائے تو پھر جو نکل جائے اس کے مقابلے میں دوسرے کا ساتھ دو پھر بھی اگر مصالحت کے بارے میں دونوں اکھٹے ہو جائیں وہ آپ کی بات تسلیم کر لیں اس کے بعد پھر انصاف کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے مومنین آپس میں حقیقی بھائی ہیں تو اپنے بھائیوں کے درمیان مصالحت کا کام کرو۔ اللہ سے ڈرو تا کہ تمہارے اوپر رحم کیا جائے۔

جناب چیئرمین! ہم ۱۴ دن تک وہاں رہے ہم وہاں پر پروفیسر ربانی صاحب اور گلبدین حکمت یار صاحب دونوں کی دعوت پر وہاں گئے تھے پھر وہاں پر مجاہدین کے دوسرے بھی جتنے سیکشن ہیں حرکت اسلامی مولوی محمد نبی صاحب کی وہاں پر سیاف صاحب کی جماعت ہے یا وہاں پر

مولوی یونس خالص صاحب کی جماعت ہے انہوں نے ہمیں ویلکم کیا ہمارا استقبال کیا ہم سے بات چیت کی ہم لوگوں کے پاس گئے ہمارے پاس لوگ آئے اور ہم اس بارے میں کامیاب ہوئے کہ ہم انہیں ایک مصالحتی فارمولا دے سکیں اور ان کو ایک ٹیبل پر بٹھا سکیں۔ اب کل گلبدین حکمت یار کا وفد کابل شہر میں گیا ۔ احمد شاہ مسعود سے اس نے ملاقات کی۔ آج چار افراد پر مشتمل وفد وہاں کابل سے جلال آباد آیا ہے اور گلبدین حکمت یار بھی جلال آباد آیا ہے اور انشاء اللہ العزیز ہماری ہی کوششوں کے نتیجے میں یہاں پاکستان ہی تمام لیڈر آ جائیں گے اور یہاں بھی آپس میں بیٹھ جائیں گے۔ یہاں بھی ہماری درخواست ہے اپنی حکومت سے بھی اور اپنے ملک کی دوسری سیاسی جماعتوں سے بھی ان کے درمیان مزید تفرقہ بپا کرنے کی بجائے اور ان پر کوئی حل مسلط کرنے کی بجائے جو وہاں کے بڑے بڑے گروہ ہیں جو وہاں کے بڑے بڑے سیکشن ہیں ان کو ہم نے اکٹھا کیا ہے ان کے درمیان ایک مشترکہ میدان بھی تجویز کیا ہے اس کو disturb نہ کیا جائے اور حکومت کا بھی فرض ہے اس کو disturb نہ کرے۔ جس راستے پر اور جن خطوط پر انہوں نے خود چلنے کا فیصلہ کیا اور اپنے تمام اختلافات کو ختم کرنے کا عزم کیا ہے انہی خطوط پر ان کو آگے بڑھائیں تا کہ ہمارے پڑوس میں ایک پر امن ایک خوشحال اور ایک برادر افغانستان وجود میں آئے جن پر دوبارہ کوئی بھی ملک جیسے روس نے وہاں مداخلت کی تھی دوبارہ وہاں پر کوئی بھی ملک مداخلت کی جسارت نہ کر سکے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔

ELECTION OF MEMBERS TO THE STANDING

COMMITTEE FOR FINANCE

Ch. Abdul Ghafoor: Sir, I beg to move that the Senators Raja Muhammad Zafar-ul-Haq and Mir Abdul Jabbar may be elected as Members of Finance Committee of the Senate.

Mr. Chairman: Law Minister, Ch. Abdul Ghafoor has moved that Senators Raja Muhammad Zafar-ul-Haq and Mir Abdul Jabbar may be elected as

Members of the Finance Committee of the Senate.

(The motion was adopted.)

Mr. Chairman: The Members stand elected. Next is item No. 3 on the agenda which is ....

Ch. Abdul Ghafoor: Further consideration of the following motion, Sir.

جناب چیئرمین- یہ move ہو چکا ہوا ہے۔

چوھدری عبدالغفور، move ہو چکا ہوا ہے میں brief statement دینا چاہتا ہوں -

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman sir, I am on a point of order.

Mr. Chairman: Abdullah Shah Sahib on a point of order.

Syed Abdullah Shah: Sir, when the Presidential Address is discussed we do not have any Question Hour or adjournment motions or privilege motion or the legislation.

جناب چیئرمین- نہیں اب ختم ہو گیا ناں

discusson on the President's Address.

Syed Abdullah Shah: Sir, we have been discussing Presidential Address.

جناب چیئرمین- نہیں وہ ختم ہو گیا ناںfinished۔

سید عبداللہ شاہ- Finish ہو گیا تو

We should have a Question Hour, we should have adjournment motions and then you can take legislative business.

جناب چیئرمین- وہ تیار ہی نہیں تھی ایک دم -------

Syed Abdullah Shah: No, Sir, yesterday we raised this issue when you were not presiding and our colleague Jabbar Khan was in the Chair. He must have come to a certain conclusion. We said if you want to do legislation then please convert the day into a proper working day so that we have a Question Hour, we have privilege motions, adjournment motions and then we can legislate also.

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ اس طرح ہوتا ہے ناں۔ Question Hour کی تیاری کرنی Questions بھیجنے اور جواب لینے کے لئے وہ وقت ہوتی ہے۔

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, according to the earlier programme the discussion should have ended yesterday, so the government must have been ready for questions for today. This only happened yesterday.

جناب چیئرمین۔ اب جو ہو گیا ہے۔.Now we are on item No. 3 اس پر کچھ فرمائیں۔

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, Sir, whenever we try to deviate from rules you are very strict, I will request you to apply the same to the Government also.

جناب چیئرمین۔ کل سے same ہو گا۔ same ہو گا۔

Syed Abdullah Shah: Thank you, Sir.

جناب چیئرمین۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میرا خیال یہ ہے کہ محترم عبداللہ شاہ صاحب کی بات بہت صحیح ہے آپ کم از کم آئندہ کے بارے میں یہ بات طے کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ کل سے تو ہو گا ناں جی۔

پروفیسر خورشید احمد۔ نہیں آج سے طے کر دیں۔ اس قسم کی صورتحال جب بھی

پیدا ہو گی اس صورت میں اس دن کو عام دن تسلیم کیا جائے گا اور questions بھی آئیں گے تا کہ سیکرٹریٹ پہلے سے تیار ہو۔

HE CRIMINAL LAW (AMENDMENT) BILL, 1993 - PASSED)

جناب چیئرمین۔ اس موشن پر کچھ تقاریر ہو چکی ہیں۔

چوھدری عبدالغفور، یہ ایڈجرن ہو گیا تھا۔ میں کچھ بریف کرنا چاہتا ہوں What are the amendments ہے کیا۔ اس کے بعد فیصلہ کر لیں کہ اگر مزید بحث و مباحثے کی ضرورت رہتی ہے یا مزید امنڈمنٹ کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اس میں تین چارقسم کی امنڈمنٹس اس بل میں لائی گئی ہیں۔ ایک تو امنڈمنٹ propose کی گئی ۳۹۲ سیکشن آف دی پی پی سی اس میں punishment for robbery ہے اس میں یہ تھا کہ Different punishments were provided if the offence is committed otherwise then between the sun set and sun rise. ہوا یہ ہے کہ original جو سیکشن موجود ہے وہ یہ ہے کہ

Whoever commits robbery shall be punished with vigorous imprisonment for a term which shall not be less than three years not more than ten years and shall also be liable to fine and if the robbery be committed on the Highway between sun set and sun rise the imprisonment may be extended to fourteen years.

اس میں یہ الفاظ delete کرنا درکار ہے۔ "between sun set and sun rise" ان کو delete کر دیا جائے۔ robbery اگر ہائی وے پر commit ہو تو آج کل کے حالات کے پیش نظر جو کچھ ہو رہا ہے جس طرح ہائی ویز پر یہ کرائم بڑھ گیا ہے اس کو meet کرنے کے لئے یہ امنڈمنٹ دسمبر 1991 سے چلی آ رہی ہے۔ اب اس کی provision through an Act of the Parliament ضرورت ہے اس پر بحث و مباحثہ نیشنل اسمبلی میں ہو چکا ہے۔ اب اس کی تائید ہمیں سینٹ سے درکار ہے۔ ایک تو یہ امنڈمنٹ propose کی گئی ہے۔ نیکسٹ 516(a) ہے۔ اس کے تحت یہ ہے کہ جو intoxicant liquor or intoxicant drug جو چیزیں ہیں اس کو اگر recover ہوتا ہے۔ They are seized as a case property. ہوتا یہ تھا کہ وہ دوبارہ مارکیٹ میں پہنچ جاتی تھیں اور

اس پراپرٹی کو throughout till the disposal of the final appeal up to the Supreme Court اس تمام پراپرٹی کو مال مقدمہ کے طور پر قائم رکھنا پڑتا تھا۔ یہ اتنا مشکل تھا intoxicant دوبارہ مارکیٹ میں پہنچ جاتی تھیں اور اس کو replace کر دیا جاتا تھا تو اب طے یہ ہوا مجسٹریٹ کی موجودگی میں sample رکھ کر they will represent the whole of that seized property اور وہ مال مقدمہ پر present کریں گے اس کو رکھا جائے باقی کو ان کی موجودگی میں جلا دیا جائے گا۔ یہ کتنی useful امنڈمنٹ تھی جس کو تمام دنیا نے سراہا بلکہ کئی ملکوں نے اس کی تائید کرتے ہوئے اپنے لاء میں امنڈمنٹ کی اور اس کو appreciation کے خطوط حاصل ہوئے کہ آپ نے بہت اچھا لاء امنڈ کیا ہے ۔ نمبر 3 یہ ہے کہ سیکشن 472 اور 473 سی آر پی سی یہ non-bailable ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ جو تین سال سے زائد سزا ہو وہ تمام offence non-bailable ہوتے ہیں اس میں 473 ہے offences یہ ہے 472 یہ ہے

"Making a counterfeiting seal, plate etc., with intent to commit forgery punishable under section 467 of the Penal Code or possessing with like intent any such seal, plate etc., knowing the same to be counterfeit."

اس کی سزا تو سات سال رکھی گئی لیکن bailable offence بنایا گیا۔ 473 اسی قسم کی ایک provision ہے اس میں سزا سات سال ہے لیکن non-bailable offence ہے اور 473 کی بھی یہی کیفیت ہے۔ سزا سب میں سات سال ہے لیکن یہ ایک different step لیا گیا ہے حالانکہ ایک پرنسپل طے ہے تین سال سے زائد جو سزا ہو گی وہ non-bailable offence ہوگا۔ لیکن اس کو bailable رکھا گیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ موجودہ جس طرح offences اور forgeries بڑھ گئے ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ corrective measures لینے کے لئے سوسائٹی کو محفوظ کرنے کے لئے اس کو non-bailable offence بنایا گیا ہے۔ یہ تین امنڈمنٹس ایک proviso 516 add کی جا رہی ہے کہ sample رکھ کر باقی destroy کیا جائے۔ یہ ترامیم اس بل کے ذریعے کرنی مقصود ہیں اور کافی عرصے سے اس کو implement کیا جا رہا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ پاکستان لاء کمیشن نے بھی اس کو with good intention recommend کیا تھا کہ آپ اس robbery والے کو remove کر دیں اور

Pakistan Law Commission consisting of Chief Justice of Supreme Court and all the Chief Justices of High Courts, Senior Judges of Supreme Court and High Courts

پر مشتمل ہے۔ وہ law کو revise کرتے ہیں recommend کرتے ہیں۔ ان کی سفارشات پر ہم
نے یہ remove کیا ہے لاء ڈیپارٹمنٹ نے اور کیبنٹ سے approved بھی ہے اور قومی اسمبلی
اسے منظور کر چکی ہے۔ میں اپنے فاضل ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ ان ترامیم کو بغیر
سرکولیٹ کئے ہوئے تا کہ کوئی اور بزنس اس کی بجائے کر لیں گے۔ بڑی useful ترامیم ہیں ان
کو منظور کر لیں جی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین ۔ اس سے پہلے کہ بحث ہو there is an amendment in the
name of Syed Abdullah Shah. پڑھیں جی۔

Syed Abdullah Shah: Sir, that is not before me.

جناب چیئرمین۔ یہ eliciting public opinion والا ہے آپ کا۔

Syed Abdullah Shah: That the Criminal Law (Amendment) Bill, 1993 as passed by the National Assembly, be circulated for the purpose of eliciting public opinion.

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیں کچھ اس پر۔

Syed Abdullah Shah: Sir, firstly, before I speak on amendment I will request you to permit me to say few words on the general.......

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ بعد میں آئے گا ناں فی الحال پہلے I have to take up
this amendment for circulation of public opinion بعد میں وہ آ جائے گا۔

Syed Abdullah Shah: I wish that we did legislative work with all seriousness and as a matter of fact our laws require lot of revision and lot of changes because we inherited them from the imperialistic government and I don't

think we have done much to change them according to the times. Now Sir, making laws more stringent is not the solution of the problem. This government has .....

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ تو آپ جب جنرل ڈسکشن پہ آئیں گے ناں تو موقع دوں گا۔ ابھی تو آپ کی ترمیم ہے کہ اس کو سرکولیٹ کیا جائے for eliciting public opinion اس پہ دو تین لفظ کہہ دیں..... and then we will put it ۔

سید عبداللہ شاہ۔ جناب یہ بڑی اہم ترمیم ہے اس میں لوگوں کی رائے معلوم کرنا بہت ضروری ہے ۔ کم از کم جو بار ایسوسی ایشنز ہیں جو advocate in practice ہیں اور جو ججز ہیں اور جو law کو implement کرتے ہیں ان کا مشورہ لینے کے بعد اس کو واپس ہاؤس میں لایا جائے تو ہم اس کو ڈسکس کرلیں گے۔

چوھدری عبدالغفور۔ جناب میں عرض کروں کہ یہ جو robbery والا کیس ہے یہ تو 1991 دسمبر سے لاگو ہے اس کو سراہا گیا ہے اور اس پر کسی بھی طرف سے کوئی object نہیں کیا گیا اور جہاں تک اس کو bailable اور non-bailable offence بنانے کا تعلق ہے 5 اور 16 پر proviso add کر رہے ہیں جس کو ہم seized intoxicating goods کو destroy کرنے والی بات ہے اس کو بھی تمام دنیا نے سراہا ہے کسی جگہ سے اور کہیں سے بھی ایک آواز اس کے خلاف نہیں اٹھی بہت عرصہ سے لاگو چلا آ رہا ہے اس کو اب enact کرنا ضروری ہے۔

جناب چیئرمین۔ ایک آواز تو اٹھ گئی ہے ۔

چوھدری عبدالغفور۔ ہاں یہ ابھی اٹھی ہے پہلے نہیں تھی اور تیسری بات جو اس کو bailable offence اور non-bailable بنانے والی بات کی ہے اس کے لئے established principle of law موجود ہے۔ آپ اس سے واقف ہیں کہ تین سال سے زیادہ جس کے ساتھ provide ہو وہ خود بخود automatically non-bailable offence بن جاتا ہے ۔ ایک exception تھی جس کو ہم remove کر رہے ہیں اور اس کے لئے اس کرائم کو روکنا درکار ہے۔ کسی کے خلاف کوئی ایکشن لینا مقصود نہیں ہے اور نہ ہی اس کا ایسا مقصد ہے۔ لہٰذا میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: So, I put this amendment. It has been moved by Syed

Abdullah Shah that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code and the Code of Criminal Procedure, 1898, the Criminal Law (Amendment) Bill, 1993, as passed by the National Assembly, be circulated for the purposes of eliciting of public opinion thereon.

(The amendment was rejected)

Mr. Chairman: Now, we come to the main motion, you want to say anything on it?

Syed Abdullah Shah: Yes, Sir.

جناب چیئرمین- عبداللہ شاہ صاحب کچھ فرمانا چاہ رہے ہیں-

Syed Abdullah Shah: Sir, I was stating that passing of stringent law is not the solution to check the crime in this country. This government from day one has tried this method. It has not succeeded at all. They introduced Speedy Trial Courts and the Terrorist Courts and if you would kindly see these courts have such stringent laws, but have not made an improvement in the rate of crime or the crime is reduced. Now, Sir, when the honourable Law Minister trying to amend this section relating robberies, I have no objection for deleting the words from sun set to sun rise, but kindly appreciate I read the original section "whoever commits robbery shall be punished with vigorous imprisonment for a term which shall not be less than three years nor more than ten years. Mr. Chairman! I have a serious objection. Again so much discretion is being given to a Judge that either he can convict for only three years or ten years and I will request the Law Minister that proper amendment should be brought in this law as well that the discretionary powers of the Judges are not so vast. This required a change. Then, Sir, the other amendment about making samples of the

confiscated goods like liquor and narcotics. Now, Sir, I think this amendment is going to help the accused persons. Because as our society is, they will make samples of certain articles seized and the rest will be destroyed. But when the matter goes in appeal in the second court, objections will be raised that these samples are not those of the original that was seized and a doubt can be created in the mind of the court on the making of samples and you know the benefit of doubt always goes to the accused person. So, this requires lot of consideration that you are destroying the actual thing that you seized and you make a sample and subsequently making of samples can be questioned by the defence attorney that the samples were not taken properly and the original stuff is destroyed, therefore, the whole evidence is gone. So, I am afraid that this might be the result of this particular amendment.

Then, Sir, I come to the 3rd amendment about converting this offence of counterfeiting to be non-bailable. Mr. Chairman, you know that inordinate delays are taking place in the trial of cases in our courts and we have not been able to make any improvement so far. Sir, a man is hauled-up, he is kept inside the jail as an under trial prisoner, he lives there three to five years or may be more and ultimately the court finds him not guilty but his five years life-time is gone waste and nobody is going to pay any compensation to him. Moreover, Sir, the bail as we say is a right of a person. I will request the Law Minister before you make more offences non-bailable please improve the function of the courts, increase the number of Judges, make justice more speedy not only through Speedy Trial Courts but in the real sense of the word and then you can say that these offences may not be bailable and, Sir, that provision also should be made that if an innocent person is hauld up, a proved innocent, he should be paid

compensation. Sir, now courts are taking cognizance of such people who have been in jail without trial, without knowing under what law they are detained and they passed their life time inside the jails. So, this is the state of afffairs in our country and in these conditions if you make more offences non-bailable, I don't think we are serving the society or doing anything for improvement of the law and order. So, through you Mr. Chairman, I request the government and the Law Minister to improve the judicial system to increase the number of Judges, make justice more speedy, more cheap and then you can have stringent laws as well. Thank you very much.

Mr. Chairman: Anybody else? Yes Prof. Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! میں نے ابھی اس کا مطالعہ کیا ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ کہ جہاں تک یہ دونوں ترامیم ہیں بحیثیت مجموعی میں اپنے آپ کو اس سے متفق پاتا ہوں اور توقع ہے کہ اس سے نظام بہتر ہو گا البتہ میری difficulty شیڈول کے بارے میں ہے اور میں چاہتا ہو کہ اگر آپ چیک کر لیں اس لئے کہ شیڈول کے سلسلے میں ٹیکسٹ میں یہ کہا گیا ہے

Clause 4 in the Criminal Code in Schedule 2 an entry read into Section 472 in Column 5 for the word "ditto" the words "non-bailable" shall be substituted.

اس کے بعد اگر آپ explanation پڑھیں تو وہاں یہ کہا گیا ہے

Section Schedule to the court read into Sections 472 to 474 of the Pakistan Penal Code so as to make the offences plural but if she will thereunder non-bailable in view of the serious nature.

جب میں اصل شیڈول کو دیکھتا ہوں تو شیڈول کی پوزیشن یہ ہے کہ 473 کے کالم 5 میں لکھا ہوا ہے ditto جو cover کر رہا ہے 469 کو جہاں bailable لکھا ہوا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ ٹھیک ہے 472 اس ترمیم کے بعد non-bailable بن جانے گا لیکن کوئی 473 amendment کے لئے نہیں کی گئی ہے جبکہ 473 کالم میں bailable لکھا ہوا ہے جس کے معنی وہاں کے

"ditto" کا اثر جو ہے وہ 473 اور 474 پہ نہیں پڑے گا اور جبکہ purpose میں کہا گیا ہے کہ 472 سے 474 تک اس ditto کے change ہو جانے کی وجہ سے یہ non-bailable ہو جائیں گے۔ یہ رول کے اندر ایک بڑی technical discrepancy ہے اور جب تک یہ دور نہ ہو میں یہ سمجھتا ہوں یہ ایوان اس کو پاس نہیں کر سکتا۔ اگر آپ چاہیں تو یہ آپ Code of Criminal Procedure دیکھ لیں اس سے یہ بات واضح ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ یہ ذرا منگوائیں جی Code of Criminal Procedure۔

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ لیں میں آپ کو بھیجتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی اقبال حیدر صاحب آپ فرمائیں۔ لاؤ in the meantime یہ چیک کر لیں۔

سید اقبال حیدر۔ میری مختصر گزارشات صرف یہی ہیں جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ گو کہ سزائیں تجویز کی گئی ہیں سخت لیکن مجرم۔ مجرموں کی دہشت گردوں کی اور ہیروئن کا کاروبار کرنے والوں کی گرفتاری اسی حساب سے کم ہوتی جا رہی ہے جس حساب سے سزائیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ سزا کتنی ہو۔ سزا تو اس وقت ہو گی جناب چیئرمین! جب کہ مجرم پکڑا جائے اور اس amendment کا فائدہ تب ہی ہو گا جبکہ مجرمین کی گرفتاری ہو۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا وہ بلوچستان میں اکتوبر 1990 میں سب سے بڑا جو ہیروئن کا consignment پکڑا گیا تھا اس کے کاروبار کے کرنے والوں کو حکومت نے پکڑنے کی بجائے نارکوٹیکس کنٹرول بورڈ کے پورے عملے کو بلوچستان سے منتقل کر دیا کیونکہ انہوں نے کچھ لوگوں کو گرفتار کیا تھا دوسرا 6 دسمبر 1991 کے روز کراچی شہر میں پورٹ پہ تین ہزار ٹن ہیروئن کا consignment پکڑا گیا تھا آج تک حکومت نے اس consignment کے ذمہ دار افراد کو گرفتار نہیں کیا صرف پہلی جنوری 1991 سے لے کر 31 دسمبر 1991 تک ہائی وے پہ جو robberies ہوئی ہیں اس کا ہے Highways Robberies Act 1327 - 1327, 430 صرف میرے صوبہ سندھ میں ہوئی ہیں۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا ان جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو پکڑا گیا کہ نہیں میرا سوال یہ ہے حکومت سے کہ وہ ڈاکو جنہوں نے چینیوں کو اغواء کیا تھا ان کی نشاندھی کے باوجود آج تک حکومت نے انہیں کیوں نہیں پکڑا ؛ وہ ڈاکو جنہوں نے سویڈش کو اغواء کیا تھا ان کی

نشاندھی کے باوجود ان کو تاوان دینے کے باوجود (حکومت کی جانب سے تاوان دیا گیا) آج تک گرفتار نہیں کیا گیا؛ وہ ڈاکو جنہوں نے جاپانیوں کا اغواء کیا تھا حکومت نے ان کو تاوان دینا تو پسند کیا لیکن ان کو گرفتار کرنا پسند نہیں کیا؛ یہ تو قانون کا مذاق حکومت خود اڑا رہی ہے اور سزائیں بڑھا کر عوام کو گمراہ کرنے اور جھوٹی تسلی دینے کی کوشش کر رہی ہے کہ حکومت بڑی سنجیدہ ہے مجرموں کے خلاف کارروائی کرنے کی سزا کا موقع تو آتا ہی آخر میں ہے جب کہ مجرم گرفتار ہو اور مجرموں کی گرفتاری میں حکومت نہ صرف یہ کہ مکمل طور پر ناکام رہی ہے بلکہ مجرموں کو دہشت گردوں کو حکومت کا حصہ بنائے ہوئے ہے۔اور جب تک یہ ڈاکو دہشت گرد اور ہیروئن فروش حکومت کا حصہ بنے رہیں گے اس ملک میں امن و امان بہتر ہو ہی نہیں سکتا۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Anybody else?

جی جناب وزیر قانون صاحب۔

چوھدری عبدالغفور، جناب اس سے پہلے بہر حال میں گزارش کر چکا ہوں ایک پوائنٹ کا میں علیحدہ جواب دوں گا جو پروفیسر خورشید احمد صاحب نے ریز کیا ہے باقی تو میں جواب دے چکا ہوں کہ Already we are changing the Scheme of things. The scheme of things remains the same.

جہاں تک اس punishment کا سوال ہے robbery والے کا اس discretion کو ہم آج کوئی change نہیں کر رہے۔ Already Sir, the scheme of things are like that اس میں صرف between sun set اور sun rise جو offence ہوتا تھا اس کی سزا upto 14 years ہو سکتی تھی اب اس کو نکال کر ہم نے کہا کہ every offence committed on the Highway اس میں جو robbery میں آئے گا یعنی اس کی جو definition میں fall کرے گا وہ extend ہو سکتا ہے کسی وقت بھی ہو دن کے وقت ہو یا رات کے وقت۔ لیکن کوئی scheme of things پہلے بھی وہی ہے discretion 3 to 10 years پہلے بھی موجود ہے اور 3 to 14 years اور upto 14 years پہلے موجود ہے۔ اس لئے اس nature کو مدنظر رکھتے ہوئے یعنی Highway robberies جو ہوتی ہیں ان کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے یہ discretion ان کو دے رہے ہیں کہ اس کی سزا دن ہو یا رات ہو ایک ہی قسم میں لاگو ہوں گی رات کے حصے میں ہی صرف لاگو نہیں ہو گی ہر وقت

وہی لاگو ہو گی۔ already وہ provisionاسی طرح ہے جو A -516 ہے اس کی proviso ا گر میں پڑھ دوں تو یہ clear ہو جائے گا۔ یہ خدشہ کہ یہ جو separate رکھے جائیں گے مشکوک ہوں گے وہ پراپرٹی کو represent نہیں کریں گے اس کے لئے ہم نے proper provision رکھ دی ہے اور کافی غور و خوض کے بعد رکھی ہیں۔

Provided further that if the property is a dangerous drug, intoxicant, intoxicating liquor or any other narcotic substances, seized or taken into custody under the Dangerous Drugs Act (etc. etc.) and or any other law for the time being inforce the court may either on an application or upon motion and under its supervision and control obtain and prepare such number of samples of the property as it may deem fit for safe custody and production before it or any other court and cause destruction of the remaining portion of the property under a certificate issued by it in that behalf

اس کے ساتھ proviso لگا دی ہے۔

Provided further that such samples shall be deemed to be whole of the property in an inquiry or proceeding relating to such an offence before any authority or court

تو وہ sample اس کا نمائندہ اس کو represent کرے گا total of the property seized at that time اس لئے law میں یہ تشخیص کر دی ہے یہ تشریح کر دی گئی ہے اس لئے یہ ابہام جو ہے اشکالات جو ہیں یہ بے بنیاد ہیں۔ یہ بات جو اگر تو صرف اس کتاب کو دیکھو تو اس میں صرف ایک سقم آتا ہے اس کتاب میں کہ آپ اگر یہ ملاحظہ فرمائیں پروفیسر خورشید کا پوائنٹ تو وہ ان کی کتاب کے مطابق ایک جگہ valid معلوم ہوتا ہے لیکن جو printed, authenticated by the law جو اس کا abstract میرے پاس موجود ہے وہ آپ دیکھیں گے کہ 469 سے لے کر پہلے non-bailable آ رہا تھا ۔ 469 سے شروع ہوا۔ 469 bailable جو تھا وہ bailable آئے گا 472 یہاں سے شروع ہو گا وہاں non-bailable ہو گیا موجودہ amendment کے مطابق کالم 5 میں bailable کی بجائے non-bailable ہو جائے گا۔ اور آگے جا کے 473 میں ditto, ditto چلے گا

یہ ditto چلے گا non-bailable کو آ کر represent کرے گا۔ اور اسی طریقے سے جو اس کا پرنٹ لیا گیا ہے اس کے مطابق جو اس کا annexure ہے اس کے مطابق اس کا عمل درآمد ہو گا اس law میں وہ یہ ہو گا کہ 472 سے لے کر 473,474 سزا پہلے ہی سات سات سال ہے سب میں اس کا ditto کے تحت non-bailable کے ساتھ ditto آئے گا اور یہ اس کے تحت یہ respresent کرے گا non-bailable کو اس لئے اس میں مزید correction کی ضرورت نہیں اس کو درست یہ ditto اس کے 472 سے لے کر 477 تک non-bailable کو وہ ditto تصور ہو گا۔ تو اس کے لئے میں سمجھتا ہوں وہاں جو پرنٹ ہے اس کا انہوں نے وہ جو page پرنٹ کا بدلا اس کی اپنی different ہو سکتا ہے لیکن this will cover it up اور یہ اس میں ابہام نہیں رہے گا۔ میرا خیال ہے کہ یہ sufficient ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اچھا جی پہلی بات تو یہ ہے ۔ facts کا مسئلہ ہے خواہش کا نہیں ہے جو چھپی ہوئی کتاب ہے وہ میں نے آپ کے سامنے پیش کی وہ آپ کی لائبریری سے ہے۔ law کے facts کے notification دیکھ لیں اور اگر وہاں پر یعنی وہ bailable نہیں ہے جیسا کہ یہاں پر لکھا ہوا ہے ----

جناب چیئرمین ۔ نہیں یہاں پر بھی لکھا ہوا ہے ۔ 469 کے سامنے لکھا ہوا ہے bailable اس کے بعد 471 بھی آ گیا ditto 472 بھی یعنی bailable ہو گئے۔

Prof. Khurshid Ahmad: Next page.

جناب چیئرمین۔ next page پہ 473 پہ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ 473 پہ bailable لکھا ہے۔

جناب چیئرمین۔ 473 پہ bailable لکھا ہوا۔

چوھدری عبدالغفور، یہ وہی آ رہا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جب یہاں پر bailable لکھا ہوا ہے ۔

چوھدری عبدالغفور، یہ اس کو represent کر رہا ہے یہ اسی لائن میں آ رہا ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ تو پھر non-bailable اسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ اسے amend کریں۔

جناب چیئرمین۔ اب 472 کو انہوں نے non-bailable کر دیا ہے۔

چوھدری عبدالغفور، تو پھر وہ non-bailable آئے گا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اور یہ bailable لکھا ہوا ہے اس کے بعد۔

جناب چیئرمین۔ تو ادھر ditto ہونا چاہئے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جی ہاں۔ یہاں یہاں ditto ہوتا۔

چوھدری عبدالغفور، میں عرض کرتا ہوں وہ جو انہوں نے 473 کو bailable کیا ہے وہ اس کو represent کرتا ہے جو 469 کو چلا آ رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔وہی تو کہہ رہے ہیں کہ اگر 472 کو amend کر رہے ہیں اور یہاں پر یہ non-bailable آ جائے گا تو اس کے تحت 473 bailable لکھا ہوا ہے do you want that کیونکہ پھر 474 ditto ہے اس کے مطلب bailable رہے گا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ دونوں bailable رہیں گے۔

چوھدری عبدالغفور، لیکن جناب اس میں یہ آئے گا کہ ہم جو اس کی amendment کرا رہے ہیں وہ 472 میں non- bailable آئے گا 473 میں اس کا non-bailable ہی ditto آئے گا 474 میں بھیditto آئے گا۔

جناب چیئرمین۔ اب وہ check کر رہے ہیں کیونکہ ان کی کتاب میں bailable لکھا ہوا ہے ۔

چوھدری عبدالغفور، یہ صحیح بات ہے ان کی کتاب میں ایسا ہے کہ جب صفحہ نمبر 1 ہو گا----

جناب چیئرمین۔ تو آپ چیک کر لیں ناں کہ اصلی بات کیا ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ کتاب میری نہیں ہے۔

چوھدری عبدالغفور، ہمارے پاس جو print موجود ہے وہ جو authenticated کتاب ہے law کی اس کے تحت یہ ditto, ditto ہے non-bailable وہاں 473 میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ اور یہ extract جو یہاں لگایا ہے اپنا-----

پروفیسر خورشید احمد۔ جی وہ میں نے دیکھ لیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اس میں تو صحیح ہے۔

چوھدری عبدالغفور، اس میں صحیح ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ تو اصلی چیز دیکھ لیں ناں کہ ہے کیا۔ .... کوئی آپ کی لاء منسٹری کا آدمی موجود ہے may be he can check up and let us know کہ بھئی -----

(مداخلت)

چوھدری عبدالغفور، یہ Penal Code میں نہیں ہو گا یہ CRPC کا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ Penal Code منگوا لیں۔

جناب چیئرمین۔ وہ منگوا کر دیکھ لیتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ latest CRPC دیکھتے ہیں ناں کیونکہ یہ کتاب بھی کچھ پرانی ہے آپ کی کتاب بھی 84 کی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ میری نہیں ہے لائبریری سے منگوائی ہے میں نے۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو نئی منگوائیں جی۔

چوھدری عبدالغفور، میرا خیال ہے یہ کتاب بہت پرانی ہے جی کیونکہ اب جو 473 ہے جی اس کے مطابق وہ already ہماری جو summary ہے وہ non-bailable ہو چکا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ کب ہوا تھا یہ کچھ اندازہ ہے؟

چوھدری عبدالغفور، یہ جناب سمری بتاتی ہے یہ چونکہ اس کتاب سے تو یہ سمری میں جو میرے پاس لکھا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ Sir the Cabinet was also pleased to approve

473 کو ہم نے نہیں کیا - the proposal that offences under Section (472) and (474) of the Pakistan Penal Code relating to making or possession of counterfeit seals etc ., with intent to commit forgery in respect of valuable securities for possessing a forged document be made non-bailable by appropriately amending the second schedule to the Code of Criminal Procedure. Since the offence under Section 473 of the Pakistan Penal Code is of similar nature and involves punishment of 7 years and it is proposed that the said offence should also be made non-bailable.

وہ already non-bailable کر چکے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ وہ کب ہوا ہے کچھ اندازہ ہے آپ کو۔

چوھدری عبدالغفور : یہ اس میں نہیں لکھا ہے کہ کب ہوا ہے یہ already 473 non-bailable ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین۔ہو سکتا ہے کہ یہ 84 کے بعد ہوا ہو کہ جب کہ یہ کتاب ----

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, there must be some confusion.

جناب چیئرمین۔ منگوا رہے ہیں جی کتاب۔

Ch. Abdul Ghafoor: That be completed, Sir.

(interruption)

جناب چیئرمین۔ آپ کی (چوہدری عبدالغفور صاحب) کی بات سن لیں تو پھر ان کی سنتے ہیں۔

Ch. Abdul Ghafoor: To be very short we are only making 472 and 474 as non-bailable. We are presuming that 473 and it is very much on the summary it may be verified from the books has already been made non-bailable.

473 already made non-bailable.

وہاں جو bailable کا لفظ ہے ۔ does not represent the true picture یہ وہاں اصل میں کتاب میں یہ non-bailable ہو چکا ہے اور اس کو اب اگر چاہیں 474 میں ditto آئے گا تو already اس کو non-bailable ہو گا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین ذرا یہ بھی explain کر دیں کہ آپ نے explanation میں کیوں لکھا ہے ؛ Explanation میں آپ read کریں and also the second schedule to that Code relating to Section 472 to 474 اس کے معنی ہیں 472, 473 اور 474 یہ contradict کرتا ہے آپکی picture کو۔

چوھدری عبدالغفور، اور یہ بات ان کی صحیح ہے It must be verified but we do submit کہ یہ تینوں offences 473 پہلے ہی ہم اس کو presume کر رہے ہیں کہ non-bailable ہے اور باقی دو non-bailable کر کے تینوں کو non-bailable کیا جا رہا ہے This can be verified if you like Sir کہ latest book اگر مل جائے تو 473 already made non-bailable ہے تو تینوں کو non-bailable کرنا مقصد ہو گا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ ہاں جناب چیئرمین قانون کی ترمیم محض اس طرح کے بیان سے نہیں ہوتی۔ وہ تو الفاظ سے ہوتی ہے آپ کے الفاظ ویسے ہی ہونے چاہئیں۔

جناب چیئرمین۔ جی وہ دیکھتے ہیں جی اگر کوئی latest یا اگر آپ کی Law Ministry سے کسی کو کہیں کہ منگوا لیں latest منگوا لیں So that we are sure what we are doing۔

Syed Abdullah Shah: Sir, then I again submit that this amending Section as it reads in the Criminal Procedure Code in Schedule two the entry relating is to Section 472 in column 5. For the words ditto the words non-bailable shall be substituted. Now they are amending Section 472 how it can apply to Section 473 and 474?

جناب چیئرمین۔ کیونکہ پہلے ہی اس کے نیچے ditto لکھا ہوا ہے ناں۔

(مداخلت)

Syed Abdullah Shah: There would be no harm if they would have mentioned Section 472, 473, 474 to make it clear. In explanation they say we are amending Section 472 to 474......

(interruption)

جناب چیئرمین۔ وہ اس لئے شاہ صاحب کہ اگر یہ بات صحیح ہے کہ یہاں پہ non-bailable اگر آ جائے تو نیچے ditto, ditto لکھا ہوا ہے تو پھر وہ non-bailable ہو جائے گا ناں یعنی اگر 472 non-bailable ہے------

Syed Abdullah Shah: Sir, what I am trying to say this is very important amendment now it has to be very clear.

جناب چیئرمین۔ جی وہ دیکھ رہے ہیں۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب ۔ یہ جو قانون ہم بنا رہے ہیں اس کے بارے میں اگر اس سٹیج پر بھی ابہام ہے یہ تو بڑے افسوس کی بات ہے ۔ اب ہم سب یہاں بیٹھے ہیں یہ قانون یہاں سے پاس ہو جائے گا۔ ہمیں پتہ بھی نہیں ہو گا کہ اس قانون میں کیا لکھا ہے اور کیا ہم لکھنے والے ہیں تو میری عرض یہ ہے کہ جب ایسا کوئی ضروری قانون بنا ہو یا اس میں ترمیم کرنا ہو تو کم از کم اس کا basic text ہے root text وہ بھی available ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ٹیکسٹ تو ساتھ لگایا ہے۔ ٹیکسٹ ہے۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ اس میں نہیں ہے جناب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ۔ لیکن وہ ممبروں کو circulate کیا ہے لیکن we want to re-check the text ٹیکسٹ دیا ہے آپ کو۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب اس وقت بھی ہونا چاہئے اب اس میں کتنا ابہام ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ نہیں اس وقت بھی ہونا چاہئے لیکن وہ ممبران کا فرض ہے ناں کہ اگر آپ کو مل گیا ہے تو آپ ساتھ لے آئیں but we have circulated it to the Members۔

پروفیسر خورشید احمد۔ کتاب آرہی ہے ذرا ایک بات اور سمجھ لیں یعنی technically جو شیڈول کا پرانا formulation ہے اس میں پہلے ditto کے معنی bailable ہے اسکے اوپر bailable لکھا ہوا ہے۔ ditto کے معنی bailable lailable

اب میری نگاہ میں قانون کی تبدیلی جو ہے وہ اس طرح ہونی چاہئے کہ جس میں آپ explicitly یہ کہیں چونکہ یہ پہلے bailable تھی محض یہ بات کہ ہم نے 472 میں change کر دیا ہے تو اب اس ditto کے معنی یعنی پہلے ditto کے معنی دراصل bailable تھے اور پھر تبدیل کر کے non-bailable ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ وہ اس طرح چل رہا ہے ناں جی کہ وہ Section میں لکھ رہے ہیں۔

(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد۔ قانون کی تبدیلی اس طرح ہونی چاہئے کہ جو چیز پہلے bailable تھی اب اس کو آپ non-bailable کر رہے ہیں تو محض ditto کے معنی بدلنے سے نہیں بلکہ وہاں explicitly آنا چاہئے کہ 472,473, 474 have become non-bailable یہ قانون کا اصل تقاضا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب جبار صاحب۔

میر عبدالجبار۔ مہربانی جناب۔ جو پروفیسر صاحب نے ابھی تشریح فرمائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ قانون میں ابہام نہیں ہونا چاہئے اور اس کو بالکل واضح طور پر آنا چاہئے تھا کہ اس کے آگے جب اس کی implementation ہو گی تو implement کرنے والے نہیں سمجھ سکیں گے ان کو۔ پہلے تو یہ خیال تھا کہ یہ جرائم bailable ہیں جو اب وہ non-bailable ہو رہے ہیں صرف ditto غالباً اس ابہام کو دور نہیں کر سکے گا تو میرا خیال ہے کہ اس کو یعنی ditto کو بھی اگر آپ قانونی شکل دے دیں اس amendment میں تو میں سمجھتا ہو بہتر ہے۔

جناب چیئرمین۔ لیکن by reference اگر ایسی pattern اسی طرح چل رہا ہے ناں non-bailable اور پھر ditto, ditto اس کا مطلب non-bailable۔

میر عبدالجبار۔ ابہام پیدا ہو گا جب اس کی implementation ہو گی۔ جب implementation ہو گی جناب on ground تو اس وقت اس کا ابہام پیدا ہو گا۔

Syed Abdullah Shah: Section 472. The amending Section says that the amendment is only pertaining to Section 472. How can it be stretched to Sections 473, 474 unless you mention specifically in the Section?

جناب چیئرمین۔ جی یہاں پر جو کتاب ہے جناب اس میں 472 کے against کالم 5 میں لکھا ہوا ہے ditto جس کو اب یہ تبدیل کر کے non-bailable کریں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ 469 جو ہے 469 اس کے against لکھا ہوا ہے 470 bailable ہے ہی نہیں ۔ there is no 470 پھر 471 ہے وہ بھی bailable , 472 اب non-bailable کریں گے پھر 473 ditto ہے which means it now becomes non-bailable and 474 again ditto and then 475 پھر bailable شروع ہو جائے گا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ اس وقت 473 اور 474 ditto کے معنی bailable ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی ہاں اگر by reference آ جائے گا ناں -----

(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد ۔ Law by consequence amend نہیں ہوتا law has to be amended specifically۔

جناب چیئرمین۔ چونکہ سارا pattern اسی طرح چل رہا ہے یعنی جب پھر change کرتے ہیں یا again change is coming in 475 یہاں bailable لکھا ہوا ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ نہیں یہاں یہ کہتے ہیں کہ کلاز 4 جو یہاں ہے وہاں لکھتے ہیں کہ Section 472, 473 and 474 جب ٹھیک تھا لیکن یہاں صرف 472 لکھا ہے انہوں نے اس کے معنی ہیں کہ 473 and 474 as they were before this amendment is passed, would remain the same which means bailable ہم محض ditto کے change کر دینے سے تو change نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں میرا خیال ہے وہ چونکہ اوپر لفظ اب non-bailable آ جائے گا ditto, ditto would have reference to that۔

Prof. Khurshid Ahmad: 472 is amended, 473 and 474 are not being amended as far as this law is concerned.

جناب چیئرمین۔ by reference ہو جائے گا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ by reference تو ہونا چاہئے جیسے آپ کر سکتے ہیں اس طرح یعنی You are rigid on amending the law, you are making it bailable whereas it is a non-bailable offence.

جناب چیئرمین۔ جی جناب لاءمنسٹر صاحب۔

چوہدری عبدالغفور، جناب اس میں میں عرض کروں کہ جہاں تک میں نے کتاب آپ کو پیش کی ہے مقصد یہی تھا کہ یہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہم نے correction کی ہوئی ہے اور اس کی ترتیب اگر دکھا دی جائے پروفیسر صاحب کو لیکن اگر اس کو واقعی ان کی بات ہے تو اس میں 472 to 474 in column 5 for the word non-bailable shall be substituted یہ substitute ہو سکتا ہے یہ اگر آپ اس کو further ensure کرنا چاہتے ہیں تو -----

(مداخلت)

چوہدری عبدالغفور، لیکن بات یہ میں کہنا چاہوں گا کہ جی یہ اس سے دیکھیں ناں جی یہ سب تمام کتابیں جس کی جو یہ پتہ نہیں کتاب سمجھ نہیں آتی اس کے مطابق ہم نے یہ تمام اس کے مطابق چل رہا ہے اور آگے چل کر پھر جو bailable شروع ہو گا وہ 475 سے شروع ہوگا otherwise پہلے کی تمام ترتیب بدل جائے گی اور اس کے مطابق ہم یہ ترمیم کر رہے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین میں یہ بات on the record لانا چاہتا ہوں کہ ایک offence جو پہلے bailable تھا اب non-bailable نہیں بن سکتا جب تک کہ آپ relevant clauses میں ترمیم نہ کریں وہاں پر ditto جو ہے یہ ایک convenience of expression ہے یہ law نہیں ہے 473, ditto would mean bailable میں نہیں 474 میں بھی اور اگر آپ اس کو

بدل رہے ہیں It must be a substantive change. It cannot be a change by proxy تو اس لئے it is a serious matter قانون سازی کا کام سنجیدگی سے ہونا چاہئے ۔ وزیر قانون کو چاہئے کہ اس معاملے میں اپنی غلطی کا احساس کریں اور کلاز 4 میں ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم انکار نہیں کر رہے ہیں لیکن کم از کم آپ کام تو سلیقے سے کیجئے کلاز 4 میں add کریں Section 472 سیکشن 473 اور سیکشن ۴۷۴ in column 5 for word ditto be changed. تب یہ ترمیم ہو سکتی ہے۔

چوہدری عبدالغفور، جناب والا اس کے لئے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ legislation کا ایک طریقہ کار ہے یہ آج سے نہیں ایک ditto کا جو schedule بنتا ہے اس کے مطابق ditto چلتا ہے یہ کوئی ایسے ہی misnomer یا غلط representation نہیں کرتا یہ اس شیڈول کے مطابق جو law بنتا ہے اس کو ہم اسی طرح ترمیم کرتے ہیں this is the history اس میں کوئی غلطی یا غلطی کو تسلیم کرنے والی بات نہیں ۔ اگر غلطی ہو تو میں تسلیم کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا لیکن میں آپ کو floor of the House assurance دیتا ہوں کہ اس کو میں further study کروں گا لیکن اس کو اس طریقے سے کر دیں جو law کے مطابق ہم کر رہے ہیں یہ ditto represent کرتا ہے۔starting from 472 to 474 اور 475 سے پھر bailable شروع ہو گا۔ اس کے مطابق اگر further کوئی ابہام پایا گیا تو I will bring further law on that اور اس کو میں اس کے مطابق amend کروا دوں گا لیکن اس کے مطابق ہمارے اس طریقے کے مطابق درست ہے کوئی غلطی نہیں I can further probe into it and if I am convinced اور آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور اگر further اس بات کا اظہار کریں گے کہ still you are not satisfied then I will get it amended.

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا یہ ہے کہ فرض کر لیں ایک قانون بننا ہے اس میں ایک دو تین چار پانچ کوئی بھی آپ لے لیں اس وقت جب یہ pass کیا گیا ہے بنایا گیا ہے اس وقت explanation ایک دو تین چار پانچ کے لئے یہ تھا کہ یہ bailable ہیں یہ non-bailable ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگرآپ اب اسے amend کررہے ہیں توجو اس زمانے میں بنا تھا اس کی روح یہی تھی کہ یہ laiable bailable ہے اب جب آپ اس کو non-bailable بنائیں گے تو آپ یہ کہیں گے ditto اس زمانے میں تو اس کی sense ہی یہی تھی

کہ یہ یہ ہو گا۔ اگر آپ اس کو change کرنا چاہتے ہیں تو اس سے بات نہیں بنے گی۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ بات اس طرح بنے گی کہ جو جج دیکھے گا وہ تو کتاب دیکھے گا۔ کتاب میں لکھا ہو گا کہ اوپر bailable اور نیچے ditto اس نے تو وہی دیکھنا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ explanation میں پہلے کیا تھا جناب چیئرمین explanation نہیں ہوتی یہ کالم بنا ہوا ہے ۔ کالم میں لکھا ہوا ہے کہ Section so and so let us say 472 آگے مختصر طور پر لکھا ہو گا کہ یہ کیا offence ہے counterfeiting آگے کالم 3 ہے غالباً کہ وہ compoundable ہے کہ compoundable نہیں ہے 4 کالم کچھ اور 5 کالم جو ہے وہ یہ کہتا ہے کہ bailable ہے کہ non-bailable ہے جو جج آئے گا یا وکیل آئے گا اس نے دیکھنا ہے شیڈول۔ عرض یہ ہے کہ جناب کہ فرض کریں ایک فیصلہ پہلے ہو چکا ہے bailable or non-bailable اب کورٹ میں ایک وکیل جا کر کہتا ہے دلیل دیتا ہے کہ اس وقت اسلام کے تحت یہ bailable تھا اب وہ یہ کہیں گے کہ law amend ہوا یا یہ PPC amend ہوا وہ کہیں گے جی amend تو ایک میں ہوا ہے باقیوں میں تو نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ شیڈول کو amend کرنے کا طریقہ یہی ہوتا ہے یعنی سارا pattern یہی چل رہا ہے۔ یا تو اوپر pattern مختلف ہو کہ طریقہ کار پہلے کوئی اور ہے یہی طریقہ کار چل رہا ہے کہ جہاں پر non-bailable آ گیا اس کے بعد ditto اس کا مطلب ہے کہ non-bailable پھر bailable شروع ہو گیا ditto کا مطلب ہے کہ bailable۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا اس بل کے یعنی statement of objects and reasons جو ہیں اس میں آپ دیکھیں تو انہوں نے واضح طور پر لکھا ہے کہ as also the second schedule. to that code relating to Section 472 to 474 اب statement of objects and reasons میں تو تینوں سیکشن 472,473, 474 درج ہیں لیکن چاہئے تھا کہ یہاں پر بھی وہ کہتے کہ جو کلاز 4 ہے اس میں 472 to 474 یہ تحریر کر لیتے تو پھر ambiguity نہ رہتی ابھی تو ambiguity پھر بھی رہے گی۔

چوہدری امیر حسین۔ جناب والا statement of objects and reasons پڑھیں اس میں 472 to 474 لکھا گیا یعنی جو پروفیسر صاحب نے academically point raise کیا ہے یہ اچھا

معلوم ہوتا ہے کہ specifically ہر clause کو ہر section کو bailable , non-bailable لکھا جانا چاہئے تھا چونکہ منشاء یہ ہے کہ جب 472 non-bailable ہو گا 473 and 474 بھی non-bailable ہوں گے اس لئے اگر ان کو bailable ہی رکھنا ہوتا تو پھر specifically لکھا جاتا 473 کے بعد bailable چونکہ objects and reasons میں تینوں سیکشن لکھے گئے ہیں اور تینوں کو non-bailable بنایا جا رہا ہے اور یہ drafting میں تو ہو سکتا ہے کہ مزید clarification کر دی جائے تو بہتر ہو گا لیکن serve legally purpose ہو جاتا ہے کیونکہ objects and reasons کو جب ہم ساتھ پڑھتے ہیں تو وہ اگر اس میں صرف 472 ہوتا تو پھر ان کا point valid تھا کہ non-bailable صرف 472 کو کیا جا رہا ہے 473, 474 کو نہیں کیا جا رہا by inference implication وہ نہیں ہو گی چونکہ objects and reasons میں clarify کر دیا گیا ہے اس لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ as it is جس طرح یہ لکھا گیا ہے یہ درست ہے لیکن وہ clarification بھی جب کوئی قانون دیکھا جائے گا تو debate بھی دیکھی جا سکتی ہے تو چونکہ یہ debate میں آ گیا ہے جو 472, 473, 474 تینوں کو non-bailable کیا جا رہا ہے۔ یہ میری گزارش ہے ۔!

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب یہ جو شیڈول 2 میں دیا ہوا ہے یہ نمبر 3 میں آپ دیکھیں shall not arrrest without warrant may arrest without warrant یہ 471 ہے پھر اس کے بعد ہے تو پھر تو یہ سارے change کرنے پڑیں گے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں وہ اور چیز ہے یہ جو shall arrest without warrant یہ جو cognizable اور non-cognizable ہوتا ہے یہ وہ چیز ہے کہ کیا پولیس without warrant arrest کر سکتی ہے یا نہیں کر سکتی یہ وہ تشریح کی گئی ہے۔

میاں عالم علی لالیکا۔ اگر Criminal Procedure Code میں ditto کا لفظ استعمال نہیں ہوا تو یہ ایک نئی بات ہے اور اگر Criminal Procedure Code میں ditto کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور اس کے معنی یہ لئے جاتے ہیں جو اس کے اوپر درج ہے تو پھر یہ خواہ مخواہ کا بلاوجہ کا ایک اعتراض ہے۔

جناب چیئرمین۔ اب لالیکا صاحب نے کہہ دیا ہے ۔ اب میں motion put کرتا ہوں۔

I will put the motion to the House. The question before the House is:

It has been moved by Chaudhry Abdul Ghafoor, the Minister for Law and Justice:

"that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code and the Code of Criminal Procedure 1898 [the Criminal Law (Amendment) Bill, 1993], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion is carried. Now we take the Bill clause by clause. The question is-

that clause 2 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 2 forms part of the Bill. The question is-

that clause 3 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 3 forms part of the Bill. There is an amendment to clause 4 standing in the name of Syed Abdullah Shah which is again inadmissible because he wants to get clause 4 deleted,

لیکن شاہ صاحب اس کے against vote کر کے delete کروا سکتے ہیں۔

So, this amendment is superfluous and is inadmissible. So, I will now move clause 4. The question is:

"that clause 4 do form part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman:Clause 4 forms part of the Bill. The question is:

"That cluase 1, short title and preamble do form part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 1, short title and preamble form part of the Bill. Next item No. 4, Ch. Abdul Ghafoor to move.

Ch. Abdul Ghafoor: I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Law (Amendment) Bill, 1993], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code and the Code of Criminal Procedure 1898[The Criminal Law (Amendment) Bill, 1993], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1993 - Passed.

Mr. Chairman: It has been moved:

> "that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1993], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

جی فرمائیں یہ ہے کیا جی؟

چوہدری عبدالغفور، اس میں مختصر سی گزارش کروں گا کہ آزاد کشمیر گورنمنٹ نے جموں اینڈ کشمیر کونسل کے سیکریٹریٹ کے ذریعے ایک amendment move کی to approach the Pakistan Government کہ جو offences commit ہوتے ہیں آزاد جموں وکشمیر میں ان کی پولیس کو جو relevant authority ان کو وارنٹ ایشو کرتی ہے یا offence commit کر کے وہ کوئی culprits جو ہیں They pass on to the Pakistan territory inside. اس کو follow

کرنے کے لئے pursue کرنے کے لئے اور arrest کرنے کے لئے اور ان وارنٹ کو جو validly and competently issued ہیں ان کو implement کرنے کے لئے وہ پاور ان کو دی جائے under the existing law جو کہ موجود نہیں ہے اس کے لئے پھر جب وہاں اس کو examine کیا گیا تو طے دونوں حکومتوں کے درمیان یہ ہوا کہ اگر وہاں ہم یہ amendment کریں گے تو پھر آپ وہاں بھی amendment کریں گے تا کہ پاکستان کی پولیس بھی enter ہو کر پاکستان کے اندر جو وارنٹ ایشو ہوں گے یا جو culprits یہاں سے offence commit کر کے وہاں جائیں گے ان کو follow کرنے کے لئے یہی حقوق ہماری پولیس کو یہاں پر بھی حاصل ہوں گے۔ It was agreed upon اور یہ amendment جو ہے move ہوئی کہ یہاں اس کو allow کیا جائے اور باقی جو ہیں restrictions وہ اسی طرح رہیں گی کہ یہاں کی پولیس کا جو respective ہو گا تھانے کا اس کو ساتھ مدد لینی پڑے گی۔ لیکن they will validly execute those warrants اور وہی پولیس جو ہے اس کو pursue کر کے یہاں سے گرفتار کر کے ان کو لے جا سکے گی۔

This is for criminals of both sides and keeping in view the delicate position which we want to keep it up, where so far as the Azad Jammu and Kashmir territory is concerned under the Constitution.

اس کو examine کرنے کے بعد یہ amendment ڈرافٹ کی گئی ہے

and quite innocent, valid and useful amendment. Therefore, it has been moved for the convenience of both the Police Officers on both sides and to check and arrest the culprits committing the offence on both sides.

جناب چیئرمین۔جی سید عبداللہ شاہ صاحب۔

سید عبداللہ شاہ۔ جناب چیئرمین شکریہ۔ میرا اعتراض یہ ہے کہ یہ amendment آزاد جموں و کشمیر گورنمنٹ کے کہنے کے اوپر یا ان کی recommendation کے اوپر ہم کر رہے ہیں۔ تو وہ اپنی amendment بعد میں کریں گے۔ پہلے ان کو اپنا قانون امنڈ کرنا چاہئے تھا کہ پاکستان کی پولیس کو یہ اختیار ہو تا کہ criminals کو arrest کرنے کے بعد وہ آزاد کشمیر جا سکتے اور وہ پھر ہمیں لکھتے کہ جی آپ بھی اس میں amendment کریں۔ یہ ہم پہلے کرتے ہیں

اور وہ بعد میں کریں گے۔ بڑی عجیب بات ہے۔ مجھے اس پر اعتراض ہے ۔

First let the Azad Jammu and Kashmir amend the law.

جناب چیئرمین ۔ اگر ان کی اسمبلی میں بھی یہی اعتراض ہوگیاتوپھرکیا ہوگا کہ جی پہلے وہ کریں۔

Syed Abdullah Shah: They have demanded, we have not asked for it. If you kindly read the statement of objects and reasons.

جناب عبدالرحمٰن جمالی ۔ جناب چیئرمین دونوں حکومتوں کی رضا مندی سے یہ ہو رہا ہے اور میرے خیال میں اعتراض کرنا چاہتے ہیں تو کریں بڑے ہیں بزرگ ہیں ہمارے۔ ویسے یہیں سے اگر initiative لیا جائے تو اس میں کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

سید عبداللہ شاہ ۔ میرا اعتراض تو اس بات پر ہے کہ ہم کر رہے ہیں آزاد جموں و کشمیر کی recommendation پر۔ جب انہوں نے اپنے قانون میں ترمیم نہیں کی تو ہمیں کیوں کہہ رہے ہیں کہ آپ ترمیم کریں اور ہم بعد میں کریں گے۔

جناب چیئرمین ۔ جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ جہاں تک اس ترمیم کے مقصد کا تعلق ہے اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مفید چیز ہے اور شاہ صاحب کے اعتراض سے بھی مجھے اتفاق نہیں ہے میرا پوائنٹ صرف اتنا ہے جس کی طرف چوہدری صاحب نے اشارہ بھی کیا ہے اپنی presentation میں کہ دراصل یہ بڑا نازک معاملہ ہے کہ جموں وکشمیر کی پوری ریاست disputed territory ہے اور پاکستان نے بہت scrupulously avoid کیا ہے اس کا administrative integration تا کہ جو ہمارے اور اقوام متحدہ کے commitments پر اس کے مستقبل کے بارے میں کوئی حرف نہ آنے پائے ۔ مجھے صرف اس بات کی آپ سے ضمانت چاہئے اور دستوری اور قانونی اعتبار سے بھی اس کا کوئی اثر اس پر نہیں پڑے گا۔ یہ محض ایک disputed terriroty صرف convenience کی خاطر تا کہ criminals کو پکڑا جا سکے اس کے لئے یہ کام کیا جا رہا ہے لیکن آزاد جموں وکشمیر کا جو disputed character ہے اس کا پاکستان کا حصہ نہ ہونا جو بنیاد ہے ہمارے کیس کی وہاں کے ریفرنڈم کے لئے اس پر اس کا کوئی حرف نہیں

آئے گا۔ صرف یہ پہلو کہ جو میں چاہتا ہوں on record آ جائے اس کے بعد مجھے کچھ اور نہیں کہنا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین جہاں تک کشمیر کا تعلق ہے تو بد قسمتی سے یہاں جب آئی جے آئی کی حکومت آتی ہے تو یہ اپنے وہاں وزیراعظم بنا لیتے ہیں اور جب پی ڈی اے کی حکومت آتی ہے تو وہ اپنے وزیراعظم بنا لیتے ہیں۔ مجھے اس میں ایک اشکال نظر آ رہا ہے کہ اگر وہاں پر جو سیاسی مخالفین ہیں جن کے خلاف وہاں کی حکومت کوئی ایسے اقدام کرتی ہے تو وہ بیچارے یہاں چلے آتے ہیں تو وزیر قانون یہ بتائیں گے کہ پھر یہاں کی پولیس بھی صرف سیاسی بنیادوں پر گرفتار کرے گی۔

جناب چیئرمین۔ جی پوچھتے ہیں جی ان سے۔ جی جناب جمالی صاحب۔

جناب عبدالرحمٰن جمالی۔ یہ سیاسی مجرموں کے لئے نہیں ہیں جی یہ criminals کے لئے ہے۔ ابھی آپ کو وزیر قانون بتا دیں گے ناں اس سلسلے میں سیاسی مجرموں کے لئے بل نہیں بنائے جا رہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جی جناب میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار ۔ مہربانی۔ جہاں تک اس قانون کی جو روح ہے جو امنڈمنٹ لا رہے ہیں یا لانا چاہتے ہیں وہ میں سمجھتا ہوں انتظامی امور کے لئے نہایت ہی موزوں ہے ملکوں میں extradition کے معاہدے بھی ہوتے ہیں جی اور وہ اسی لئے ہوتے ہیں کہ دو ملک آپس میں تصفیہ کر لیتے ہیں کہ اگر آپ کے ملزم ہمارے ملک میں آئیں گے تو ہم ان کو پکڑ کر آپ کو دیں گے اور اگر ہمارے ملزم آپ کے ملک میں جائیں گے تو آپ انہیں پکڑ کر ہمیں دیں گے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ بڑی اچھی move ہے ۔ اگر ہم سے ہو یا ان سے ہو that is immaterial انتظامی طور پر یہ بہتر ہے کہ اس امنڈمنٹ کو آنا چاہئے ۔

جناب چیئرمین۔ جی شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل۔ کیا لاءمنسٹر صاحب اس بات کی بھی وضاحت کریں گے یہاں پر تو بہت سے جموں اینڈ کشمیر کے باشندے رہائش پذیر ہیں آیا یہ قانون صرف ان کے لئے ہے اب وہ وہاں پر جاتے ہیں تو وہیں سے ادھر آ جائیں گے تو ان لوگوں کے لئے یا سارے پاکستان میں اگر پھریں تو ان کے خلاف بھی وارنٹ ایشو کریں گے۔ یعنی جو پاکستان کا settled area ہے اس میں اور یا یہ صرف ان کشمیریوں تک محدود ہو گا جو پاکستان میں رہتے ہیں؟ ---(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر قانون صاحب۔

چوھدری عبدالغفور۔ میں مختصراً عرض کر دوں کہ ایک تو یہ تخصیص نہیں ہے

whosoever is the offender, commits the offence within the territory of Azad Jammu and Kashmir and passes on to and crosses over the border to Pakistan, they will be followed

اور اس پر execute ہو چکا ہے وہ وارنٹ جو ہے وہ execute ہو گا اور اس کے لئے Government of Azad Jammu and Kashmir has undertaken to take the amendment in the similar manner in their own law اور یہ میں appreciate کرتا ہوں پروفیسر خورشید صاحب کے پوائنٹ کو کہ we have already taken notice of that کہ ان کے laws already جو ہیں وہ separate ہیں۔ وہ اپنے قانون میں ترمیم کریں گے ہم اپنے قانون میں ترمیم کریں گے and this can be done for the convenience of both the Police Officers working on both sides اس میں کوئی ایسی harm موجود نہیں ہے

and that aspect of the matter has taken care of. Thank you very much, Sir

جناب چیئرمین۔ دکھائیں جی یہ Code of Criminal Procedure دیکھا دیں دیکھ تو لیں اس میں ہے کیا۔ اس میں ذرا اس پر بھی غور کریں کہ یہاں پہ لکھا ہوا ہے

Police Officer may for the purpose of arresting without any warrant any person who is authorised to arrest under this chapter, pursue such person into any place in Pakistan.

یہاں آپ نے لکھا ہے کہ in this section police officer includes the police officer

define یعنی آپ پولیس آفیسر کو acting under this Code as enforced in Azad Kashmir define
کر رہے ہیں۔ پولیس آفیسر آف آزاد جموں وکشمیر

in this section, not in this chapter, what is in this chapter authorization.

جو ہے وہ تو chapter کنفرم کرے گا ناں۔ سیکشن میں آپ پولیس آفیسر کی power کو define
کر رہے ہیں یا enlarge کر رہے ہیں۔only for the purpose of Section 58.

چوھدری عبدالغفور، میں اس کو ذرا explain کر دوں۔

جناب چیئرمین۔جی کر دیں۔

چوھدری عبدالغفور، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دو propositions ہیں اس وقت ہمارے سامنے یہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ دو سیکشن آپ amend کر رہے ہیں ایک 58 ہے اور ایک 82 ہے۔ 58 میں جیسا کہ آپ نے فرمایا اس سیکشن کی حد تک چونکہ ہم سارے سیکشن کی پاور ان کو نہیں دے سکتے only to persue the offender and to cross over the territory in Pakistan پولیس آفیسر کی definition میں ہم ان پولیس آفیسر کو جو آزاد جموں وکشمیر کے پولیس آفیسر ہیں ان کو بھی اتھارٹی دے دی ہے pursue کرنے کے لئے offenders کو کہ in any place in Pakistan میں enter ہونے کی جس جگہ بھی وہ جائیں اور 82 جو ہے اس میں وارنٹ اگر ایشو ہوتا ہے validly اور competently under a valid authority تو وہ اس وارنٹ کو exclude کرنے کے متعلق power of arrest وہ بھی اسی طرح اس کو relevant کرتے ہیں کہ ہم total blank cheque ان کو نہیں دے رہے ہیں ان کو specify کر رہے ہیں کہ اس کے تحت آپ اس سیکشن کے تحت آپ ایکٹ کر سکتے ہیں۔

Mr. Chairman: So I move the motion. It has been moved:

That the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1993], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Now, the question is:

That clause 2 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 2 forms part of the Bill. The question is:

That clause 3 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 3 forms part of the Bill. The question is:

That short title, preamble and clause 1 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Short title, preamble and clause 1 form part of the Bill . Next is item No. 6 - Mr. Law Minister.

Ch. Abdul Ghafoor: Sir, I move:

That the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1993], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved:

That the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1993], be passed.

(The Bill was passed)

Mr. Chairman: The Bill stands passed. Next is item No. 7 - Sheikh Rashid Ahmed Sahib.

THE FOREIGN PRIVATE INVESTMENT (PROMOTION AND PROTECTION) (AMENDMENT) BILL, 1993. PASSED

Sheikh Rashid Ahmed: Mr. Chairman Sir, I beg to move:

That the Bill further to amend the Foreign Private Investment (Promotion and Protection) Act, 1976 [The Foreign Private Investment (Promotion and Protection) (Amendment) Bill, 1993], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

Mr. Chairman: It has been moved:

That the Bill further to amend:

The Foreign Private Investment (Promotion and Protection) Act, 1976 [The Foreign Private Investment (Promotion and Protection) (Amendment) Bill, 1993], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

تو جناب یہ چیز کیا ہے جی۔ اپوز کر رہے ہیں۔

شیخ رشید احمد۔ جناب چیئرمین پہلے جو overseas Pakistani ہیں جن کی dual nationality ہے ان کو بھی یہ پروٹیکشن دینے کے لئے وہ investment اگر لے جانا چاہتے ہوں جو ہمارے پاکستانی جن کی dual nationality تھی ان کے لئے amendment لائے تھے اب یہ foreigners کے لئے ہے اس میں یہ amend کیا گیا ہے کہ مختلف جو dual nationality کے overseas Pakistani ہیں انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہمارے ساتھ بھی یہ سلوک کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ کیوں عبداللہ شاہ صاحب آپ نہیں چاہتے کہ اچھا سلوک کیا جائے؟

سید عبداللہ شاہ۔ اچھا سلوک تو نہیں کرتے ہیں اگر وہ اچھا سلوک کرتے تو ہم مان لیتے۔

جناب چیئرمین۔ جی تو سلوک بہتر کرنے کے لئے قانون لایا جائے۔

Syed Abdullah Shah: Sir, if you kindly see the contents of this amendment government wants to retain absolute discretion even in this matter. You are allowing Pakistani having dual nationality to participate in the national economic activity. If you kindly see the amendment, I read it for you, Mr.

Chairman. "Any sanction granted by the Federal Government for investment in an industrial undertaking shall be subject to the following conditions and such other conditions the Federal Government may specify......" Sir, my objection is to this provision. You are specifying the condition as the part of the Act particularly you want to keep some unseen power in your hand so that you can create complications. Once a man brings his money, invests it and then you can change the conditions which will be detrimental to his interest. So, Sir, that is why I am saying that they are not giving proper treatment to their Pakistani brethern and that is why I object to it.

جناب چیئرمین۔ جی جناب جمالی صاحب۔

جناب عبدالرحمٰن جمالی ۔ power of the government اس کے لئے Bill move کیا ہوا ہے میری گزارش سن لیں شاہ صاحب کیونکہ اس میں I have been the Chairman of that Committee میں تو fully support کرتا ہوں اس بل کی اور یہ تو گورنمنٹ ایک بڑی اچھی چیز کر رہی ہے کہ ان کو nationality دے کر اگر باہر کا پیسہ لوگ یہاں پر انوسٹ کرنا چاہیں۔

سید عبداللہ شاہ۔ جناب پہلے آپ کہتے ہیں کہ following conditions ہیں اس کے بعد اور conditions کیا آپ ڈالیں گے ان کے اوپر؟

جناب عبدالرحمٰن جمالی ۔ From time to time آپ دیکھیں ناں جی amendment کا مقصد یہی ہوتا ہے۔

(مداخلت)

جناب عبدالرحمٰن جمالی۔ یا تو شاہ صاحب آپ کو objection ہو تو وہ آپ واضح کریں چیئرمین صاحب کو otherwise time to time یہ changes آتے رہتے ہیں۔ قانون ہی بنے گا شاہ صاحب اس پر۔

Syed Abdullah Shah: I have seen that conditions are given here but they want other conditions also. Please read the section. I say confine

yourself to the conditions which are mentioned in the Act. Here you kindly read it, "any sanction granted by the Federal Government for investment industrial undertaking shall be subject to the following conditions and to such other conditions as the Federal Government specify".

یہ میرا اعتراض ہے آپ نے conditions پیچھے mention کر دیئے ہیں

which I read for you Sir. "When the foreign private investment is by person being the citizen of Pakistan also is the citizen of any other country.

جناب چیئرمین۔ بات سمجھ آ گئی آپ کی دیکھتے ہیں کیا کہتے ہیں وزیر صاحب۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ following conditions جو بھی ہوں گی اس کے علاوہ اور کوئی condition پتہ نہیں آپ کیا لگا دیں گے۔

شیخ رشید احمد۔ اسے ساری کمیٹیوں نے پاس کیا اور اس پر سب جگہ سے لوگوں کی رائے تھی کہ آپ غیر ملکیوں کو تو secure کرتے ہیں اور ہم جو overseas Pakistanis ہیں جن کی dual nationality ہے ان کے لئے آپ کوئی ایسی security مہیا نہیں کرتے اس کے لئے ایک نیک کام کیا ہے اور شاہ صاحب اس میں تعاون کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میں اس بل کو approve کرنے کے بالکل حق میں ہوں بہت مفید ہے۔ بلکہ میری نگاہ میں تو بنکنگ اور انشورنس کے لئے بھی اس کو ہونا چاہئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کو exempt کیا جائے لیکن شاہ صاحب کا پوائنٹ قانوناً بہت valid ہے اور یہ دراصل پارلیمنٹ کے حقوق کے اوپر ایک قسم کا ڈاکہ ہے اس لئے کہ بجائے اس کے کہ قانون سازی پارلیمنٹ کے ذریعے سے ہو آپ نے اس کے اندر ایک ایسا Ombudsman cross ڈال دیا ہے کہ اس کے بعد حکومت خود جو چاہے پابندیاں لگا دے یہ حق ہونا چاہئے پارلیمنٹ کا۔ میرا خیال ہے کہ یہ اعتراض ان کا valid ہے جو conditions آپ نے دیں ہیں جسے کہ پارلیمنٹ approve کرے گی لیکن گورنمنٹ کو یہ اختیار کہ جب اور جو conditions وہ چاہے محض نوٹیفکیشن کے ذریعے سے بعد میں اس پر لگا دے یہ صحیح نہیں یہ گویا legislation by government

notification ہے۔

Ch. Abdul Ghafoor: Sir, this is called principle of subordinate legislation.Sir, this is to empower the government to make certain other laws and

جناب چیئرمین۔ لانہیں وہ صحیح کہہ رہے ہیں۔ ہاں law کے تحت conditions اگر آپ لگائیں تو پھر تو permission کی ضرورت نہیں ہے۔

چوہدری عبدالغفور، میں عرض کروں گا کہ جو رولز بنتے ہیں ان پر conditions لگتی ہیں اور یہ empower کیا جاتا ہے پارلیمنٹ empower کرتی ہے گورنمنٹ کو چونکہ ہر چھوٹی بڑی چیز کے لئے unforseen کئی ایک چیزیں ہوتی ہیں یا کوئی question arise ہوتا ہے situation ariseہوتی ہے کہ اس کے مطابق کسی کو further conditions پر اس کو مراعات دینی درکار ہو تو ہر دفعہ پارلیمنٹ میں نہیں آیا جا سکتا۔ یہ کوئی آج کی نئی بات نہیں ہے already this is the scheme of things اس کے لئے جو کچھ ایسی extraordinary چیز ہم claim نہیں کر رہے حکومت کے لئے بلکہ that will be in the betterment of the people living abroad اور for the betterment of the.....

جناب چیئرمین۔ آپ کی بات صحیح ہے لیکن یہ شیخ رشید صاحب جو کہ اتنے آج کل investment کے context میں کر رہے ہیں تو اگر باہر کا کوئی investor ہے وہ اس قانون کو دیکھے گا تو پھر وہ سوچے گا کہ پتہ نہیں اور کون سی conditions ہیں فلاں منسٹری میں جاؤ فلاں منسٹری میں جاؤ۔

شیخ رشید احمد۔ ان کی رائے (کو سامنے) رکھ کر ہی یہ کہا گیا ہے جتنے investors تھے ان کو سامنے رکھا گیا تھا جی foreign dual nationality ان سب سےمشورے کے بعد یہ بنایا گیا تھا جی۔

پروفیسر خورشید احمد۔ حکومت ذرا کھلے ذہن سے ہماری بات پر غور کرے ہمارا مقصد آپ کے ہاتھ باندھنا نہیں ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ جو مقصد ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ فی الحقیقت آپ حاصل کر سکیں۔ ایک طرف خود وزیراعظم صاحب اس ایوان میں اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ پارلیمنٹ کے اختیارات جو اس سے ماضی میں لے لئے گئے ہیں اس کے پاس واپس

جانے چاہئیں ہمیں اس سے پورا پورا اتفاق ہے لیکن سوال یہ ہے پارلیمنٹ سے اختیار لینے کا ایک طریقہ آٹھویں ترمیم کی کچھ provisions تھیں ان پر ضرور غور کیجئے ہم بھی آپ کے ساتھ تعاون کریں گے اگر آپ نے معقول بات کی لیکن ساتھ ہی پارلیمنٹ کے اختیارات لینے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ حکومت اس ٹائپ کے rider clause ڈال کر کے پارلیمنٹ کو by pass کرتی ہے یہ ماضی میں ہوتا رہا ہے اور خصوصاً آمرانہ حکومتوں نے تو قانون سازی کے سارے اختیارات عملاً اسی قسم کی پروویژن کی بناء پر اپنے ہاتھوں میں لے لئے تھے اور آپ نے بھی وہی غلطی کی ہے اس لئے خدا را پارلیمنٹ کے اختیارات کو اس طرح کم نہ کیجئے جو آپ اختیار لینا چاہتے ہیں ضرور لیجئے لیکن پارلیمنٹ میں آ کر کے یہ نہیں ہے کہ چور دروازے سے یہ اختیار لئے جائیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں ایک بار پھر آپ سے کہتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں سے آپ نے مشورہ کیا ہو وہ باہر کے investors ہوں انہوں نے اس بات کو محسوس نہ کیا ہو لیکن معاشیات کے ایک ادنیٰ طالبعلم کی حیثیت سے اور دنیا کے حالات کو جاننے والے فرد کی حیثیت سے میں آپ کو کہتا ہوں کہ جو گارنٹی آپ دے رہے ہیں قانون کے اندر اس سے آپ واپس لے رہے ہیں صرف یہ ایک چیز ڈال کر اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ کل آپ جو condition چاہیں گے لگا سکتے ہیں اور یہ نہ سوچئے کہ کل آپ ہی ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ کل کوئی اور حکومت میں ہو اس قانون کے تحت وہ حکومت جو چاہے پابندیاں لگا سکتی ہے جو چاہے conditions لگا سکتی ہے اور اس طرح جو ضمانت دے کر کہ آپ سرمایہ لانا چاہتے ہیں یہ counter productive ہو گا اس لئے خدا را وہ کام کیجئے جو درحقیقت قوم کے مفاد میں ہوں اور جس سے آپ بھی مقصد حاصل کر سکیں۔

چوہدری امیر حسین۔ اگر اجازت ہو جناب۔

جناب چیئرمین۔ جی جی۔

چوہدری امیر حسین۔ جناب جو پروفیسر صاحب نے فرمایا اور شاہ صاحب نے فرمایا وہ بادی النظر میں بات ایسی معلوم ہوتی ہے کہ واقعی پتہ نہیں حکومت ایک پاور اپنے پاس رکھ کر پارلیمنٹ کو by pass کر رہی ہے جناب اگر اس کو ہی پڑھیں any sanction granted by the Federal Government for investment in an industrial undertaking جب بھی کوئی

ہوتی ہے negotiation ہوتی ہے تو ایک پہلے in principle منظوری ہوتی ہے ایک sanction ہوتی ہے باقاعدہ investment اس کی نہیں ہو جاتی تو یہ ہوتا ہے جب کوئی sanction ہوتی ہے تو وہ اصولی طور پر sanction ہو گی یا undertaking ہو گی تو اصولی پر ہو گی دوسرا تیسرا مرحلہ اس کے بعد آتا ہے۔ ایک تو اس کا یہ پہلو نکلتا ہے تو شاید ہی کوئی conditions set کی جا رہی ہیں لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مزید incentives دینے کے لئے کنڈیشنز کو نرم کر دیا جائے یعنی یہ ایک business ہوتا ہے انڈسٹری لگائی ہے جو بزنس مین ہوتا ہے وہ بڑا سمجھدار ہوتا ہے۔ جب undertaking ہو جائے گی sanction ہو جائے گی تو اس کے بعد بادی النظر میں اس میں کوئی مزید جب کوئی negotiation ہو جائے گی تو اس کے internet ہونی ہے یعنی اگر یہ یعنی اس کے بعد ایک hard and fast rule متعین کر دیا جائے کہ جس میں لکھا گیا کہ اس سے زیادہ نہ کوئی شرط لگائی جا سکتی ہے نہ کم کی جا سکتی ہے تو پھر بار بار سینٹ میں آنا پڑے گا اسمبلی میں جانا پڑے گا اور وہ بزنس میں تاخیر بھی ہوتی ہے اور انڈسٹری لگنے میں تاخیر بھی ہوتی ہے اور businessman کوئی اگر گورنمنٹ شرائط زیادہ سخت کر دے گی تو سرمایہ نہیں لگائے گا کہنا یہ ہے کہ it is a beneficial Act کہ ہمارے جو بھائی غیر ملک میں ہیں پاکستانی ان کو attract کرنے کے لئے اس جگہ ان کی ڈیمانڈ تھی تو منطق اور حکمت اس قانون کے پیچھے یہ ہے کہ لوگوں کو attract کیا جائے تو اس کے غلط استعمال ہونے کا کوئی خطرہ میں سمجھتا ہوں نہیں ہے۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اگر یہ نہ لکھا جائے تو گورنمنٹ کے پاس کوئی لفظ بھی تبدیل کرنے کا اختیار نہیں ہوگا اور جب principally منظوری ہوگئی تو اس کے بعد under the Contract Act تو پھر جو معاہدہ ایک ہو جاتا ہے وہ پھر تبدیل نہیں کیا جا سکتا اس لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah: Sir, I do not have the original Act before me, and this amendment is pertaining to the Foreign Private Investment Promotion Protection Act, 1976.

Sir, generally in every Act, there is a rule making power. The last

section is pertaining to giving of powers to the government to make rules and I presume that such powers must be already vested in the government under the original Act. So, there is no necessity of retaining this power under a particular section. This is quite vague and they are trying to keep unlimited authority with themselves and this can certainly create problems for them. So, I say that you have the power of subordinate legislation as the honourable Law Minister was saying. That is under the rule-making power of the government. You can frame rules to put further conditions. But please do not make these conditions as part of the Act as you are doing through this legislation. That is my objection.

جناب چیئرمین۔ اب put کر دیں جی اور تو کوئی نہیں کچھ کہنا چاہتا؟

چوہدری امیر حسین۔ جی ہاں۔

Mr. Chairman: It has been moved:

"That the Bill further to amend the Foreign Private Investment (Promotion and Protection) Act, 1976 [the Foreign Private Investment (Promotion and Protection) (Amendment) Bill, 1993], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. The question is :

That clause 2 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 2 forms part of the Bill. Under which clause Syed Abdullah Shah Sahib's amendment is? Syed Abdullah Shah Sahib what is your amendment?

Syed Abdullah Shah: Sir, I move that in clause 3, in section 4, the

words, commas and such other conditions as the Federal Government may specify occurring in the third line and fourth line be deleted.

Sir, I will make my submission that these are further conditions, this is giving a naked power to the Government which is objectionable and this may be deleted.

Mr. Chairman: Right, please. It has been moved :

That in clause 3, in section 4 the words and to such other conditions as the Federal Government may specify occurring in the third and fourth lines be deleted.

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: So, the amendment is rejected. Now, the question is:

That clause 3 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, Sir, they do not want to pass it. You can see their demeanour. Their hearts are with us.

(interruption)

جناب چیئرمین۔ نہ ہاں کہہ رہے ہیں نہ نہ کہہ رہے ہیں کچھ تو جائیں ناں۔

(Pause)

So clause 3 forms part of the Bill. The question is :

That clause 1, short title and preamble do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 1, short title and preamble form part of the Bill. Sheikh Rashid Sahib please read out the next motion - No. 8.

Sheikh Rashid Ahmed: I beg to move :

"That the Bill further to amend the Foreign Private Investment (Promotion and Protection) Act , 1976 [The Foreign Private Investment (Promotion and Protection) (Amendment) Bill, 1993], be passed."

Mr. Chairman: It has been moved :

"That the Bill further to amend the Foreign Private Investment (Promotion and Protection) Act , 1976 [The Foreign Private Investment (Promotion and Protection) (Amendment) Bill, 1993], be passed."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

(interruption)

جناب چیئرمین۔ وہ ہم کل کے لئے رکھ لیتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ study کرنی ہے میں آج ہی پہنچا ہوں باقی تو میں نے دیکھے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی ٹھیک ہے۔

سید اقبال حیدر۔ کل پرسوں کے لئے رکھ لیں۔

شیخ رشید احمد۔ جناب میں move کر لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں move کرنا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ کل پر رکھ لیں جی۔

جناب چیئرمین۔ move کرنا ہے تو move کر دیتے ہیں جی کیا حرج ہے move کرنے میں۔

THE NATIONAL ARCHIVES BILL, 1993 - INTRODUCE

Sheikh Rashid Ahmed: Mr. Chairman Sir, I beg to move :

That the Bill to provide for the custody and preservation of public records of Pakistan and archival materials of historical and national significance to Pakistan, [the National Archives Bill, 1993], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: It has been moved:

That the Bill to provide for the custody and preservation of public records of Pakistan and archival materials of historical and national significance to Pakistan [The National Archives Bill, 1993], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion was carried)

جناب چیئرمین۔ چلیں جی یہ move ہو گیا۔

Syed Iqbal Haider: Sir, the worthy Parliamentary Minister has a very good offer or suggestion to make which I would like him to make the statement.

جناب چیئرمین۔ وہ کیا ہے جی؟

سید اقبال حیدر۔ وہ ہمارا پچھلے سیشن میں ایک Private Members Day delete ہوا تھا۔

جناب چیئرمین۔ وہ Thursday کو کہہ دیا ناں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں نہیں پچھلے سیشن کا۔

جناب چیئرمین۔ اچھا!۔

سید اقبال حیدر۔ ہمیں ملا نہیں تھا۔

جناب چیئرمین۔ اچھا۔

سید اقبال حیدر۔ کیونکہ اس وقت بات نہیں ہوئی تھی اگلے سیشن کے لئے۔

جناب چیئرمین۔ صحیح ہے صحیح ہے۔

سید اقبال حیدر۔ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر تمام لیجسلیشن بزنس آج کمپلیٹ کر لی جائے تو یہ باقی تین دن پرائیویٹ ممبرز ڈے ہو جائیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اس طرح کر لیں ناں کہ اگر کل Tuesday ہے کل کر لیں Wednesday اور Thursday پرائیویٹ ممبرز ڈے کر لیں۔

Syed Iqbal Haider: Agreed. Done. Done. Wednesday and Thursday Private Members Day.

(interruption)

جناب چیئرمین۔ کل یہ کر لیں پھر دو دن آپ پرائیویٹ ممبرز ڈے کر لیں---

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اچھا جی پھر اس کو adjourn کر دیں؟

(Agreed)

Mr. Chairman: So, the House is adjourned to meet tomorrow at 10.00 A.M.

[The House adjourned to meet again at 10.00 O'clock on Tuesday, the 2nd of March, 1993]

PCPPI—2208(99) Senate—09-03-99—150.